REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۲۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپیہ

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۳ جمادی الآخری ۱۳۹۴ھ ۴ وفاء ۱۳۵۳ ہش ۴ جولائی ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان یکم وفاء (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ الفضل ۱۰ تا ۱۵ احسان (جون) کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور جملہ دیگر افرادِ خاندان اور احباب جماعت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے اور اپنی رحمت اور فضل کے کرشمے ظاہر فرمائے آمین۔

قادیان یکم وفاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ ہفتہ زیر اشاعت یونیورسٹی نتائج نکلے اور عزیزہ صاحبزادی امۃ الکریم کو کب بی اے پارٹ فرسٹ میں اعلیٰ سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

★ — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سینہ و دل اور تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا!

سُبحان اللہ ثُمّ سُبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی تھے

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نذرانۂ عقیدت

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراحِ صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلےٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے۔ اس لئے خدائے جلّ شانہٗ نے ان کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ اور دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳ حاشیہ مطبوعہ ۱۸۸۶ء)

"وہ لوگ جو قرآن شریف کا اتباع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسولِ مقبول پر صدقِ دل سے ایمان لاتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کو تمام مخلوقات اور تمام نبیوں اور تمام رسولوں اور تمام مقدسوں اور تمام اُن چیزوں سے جو ظہور پذیر ہوئیں یا آئندہ ہوں۔ بہتر اور پاک تر اور کامل تر اور افضل اور اعلیٰ سمجھتے ہیں، وہ بھی اُن نعمتوں سے اب تک حصہ پاتے ہیں۔ اور جو شربت موسیٰؑ اور مسیحؑ کو پلایا گیا، وہی شربت نہایت کثرت سے، نہایت لطافت سے، نہایت لذت سے پیتے ہیں۔ اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نور ان میں روشن ہیں۔ بنی یعقوبؑ کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں ہیں۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ، حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں! اللہ! اللہ!! کیا عظیم الشان نور ہے، جس کے ناچیز خادم، جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ اُمت، جس کے احقر سے احقر چاکر مراتبِ مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَ حَبِیْبِکَ وَ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۴ و ۲۴۵ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ترجمہ اشعار: (۱) میری جان اور دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچہ پر نثار ہے۔ (۲) میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور ہوش کے کانوں سے سنا ہے، کہ ہر ایک مقام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کی ندا گونج رہی ہے۔ (۳) یہ جاری چشمہ جو میں لوگوں کو پلا رہا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ (۴) یہ میری آگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آگ سے روشن شدہ ہے۔ اور یہ میرا پانی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مصفا پانی سے حاصل شدہ ہے ٭

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ وفاء ۱۳۴۳ ہش

”صالح قیادت“ ظالموں کی حمایت میں

احمدیوں پر جو وحشیانہ مظالم نام کی ”اسلامیہ“ جمہوریہ پاکستان میں ڈھائے گئے اور جس طرح بے قصور احمدیوں کا خونِ ناحق بہایا گیا، اُن کی جائیدادیں لوٹی اور جلائی گئیں، اُن کی مساجد نذرِ آتش کی گئیں اور کلام اللہ کی بے حُرمتی کی گئی، انسانی مسئلہ کے ناطے دُنیا کے کونے کونے سے ان مظالم کے خلاف آواز بلند ہوئی۔ بھارت کے مسلم و غیر مسلم پریس نے خاص طور سے اِس پر نوٹس لیا۔ بغرضِ ریکارڈ ان میں سے بعض کے اقتباسات ”بدر“ کے کالموں میں نقل بھی کئے گئے اور کئے جائیں گے۔ ”انسان“ جو خلقی اعتبار سے اُنس و محبت کا پیکر سمجھا جاتا ہے۔ ہر ایسے موقعہ پر اپنے بنی نوع کی تکلیف پر اس کے دِل کا پسیج جانا ایک قدرتی امر ہے۔ برعکس اس کے وہ شخص سرے سے ”انسان“ ہی کہلانے کا مستحق نہیں جو اپنے بنی نوع کو تکلیف میں پائے اور اس کا پتھر دل نہ تو درد ہی محسوس کرے اور نہ اس کی زبان سے کلمۂ خیر ہی نکل سکے۔ مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، ”اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا“ اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم! اِس ارشادِ نبوی پر ازدیادِ علم کی خاطر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جب عرض کیا کہ یا رسُول اللہ! مظلوم کی مدد کرنے کی بات تو سمجھ میں آئی، لیکن یہ ”ظالم“ کی مدد کیسی؟ فرمایا، ظالم کی مدد یہی ہے کہ تم اس کو ظُلم کرنے سے روکو اور ظلم نہ کرنے دو۔ اب اس واضح ارشادِ نبوی کے بعد اگر وہ لوگ جو اپنے تئیں علماء کہلاتے یا صالح ہونے کے مدّعی اور زمین پر حکومتِ الٰہیہ کے نوجدار بن بیٹھے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ارشادات پر عمل کا وقت آئے تو ظالم کے پنجے سے مظلوم کو چھڑانے یا ظالم کے فعل سے نفرت و بیزاری کرنے کی بجائے محض عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے اُلٹا ظالم کی پیٹھ ٹھونکنے لگیں اور جو مظلوم کے حق میں آواز اُٹھائے اُسے بُرا بھلا کہنے لگیں، تو بتائیے! یہ علمیّت کیسی اور صالحیّت کیا ہوئی؟

اس وقت ہمارے سامنے جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن ”الجمعیۃ“ دہلی مجریہ ۲۴ رجون ۱۹۵۳ء اور جماعتِ اسلامی کے انگریزی ہفت روزہ ریڈینس دہلی مجریہ ۱۶ رجون کے پرچے ہیں۔ الجمعیۃ کے سہ روزہ ایڈیشن کے مذکورہ پرچہ میں جناب ناز انصاری صاحب کا مضمون ”قادیانی اور جن سنگھی“ پہلے ہی صفحہ پر بڑی آب و تاب سے شائع ہوا ہے۔ اس عنوان کے الفاظ ہی بتا رہے ہیں کہ اس کے تحت تفصیلات کیا ہوں گی۔ چند روز قبل اس معاصر نے اپنے ایڈیٹوریل نوٹ میں حق و انصاف کی بات کہی تھی۔ ہم نے اسے ”بدر“ میں بھی نقل کیا۔ لیکن جناب ناز انصاری صاحب نے تو اپنے ایڈیٹر کی پالیسی کو بھی بالائے طاق رکھ کر اپنے دِل کے بغض و عناد کا جی بھر کر مظاہرہ کیا۔ اور ”مُسلمان“ ہونے کا اُلٹا نمونہ دکھایا ہے۔ مضمون نگار اس بات پر بہت آگ بگولہ ہوا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں پر جو مظالم ڈھائے گئے تو غیر مسلم پریس نے اس کے خلاف کیوں آواز اُٹھائی؟ اور جس نے بھی ایسا کیا، اندھے کی لاٹھی کی طرح سبھی کو ”جن سنگھی“ ہونے کا فتویٰ دے دیا۔ درانحالیکہ ایسی حق کی آواز بلند کرنے والوں میں اگر فی الواقع جن سنگھی شرفاء بھی ہیں تو کانگریسی اور دُوسرے مسلمان اہلِ قلم بھی ہیں، جن کا قلم احمدیوں کے متعلق آوازِ حق بن کر مُلک کے گوشہ گوشہ سے چلا، جناب ناز صاحب کو یا تو سوائے چند کے باقی لکھنے والوں کا علم نہیں ہو پایا۔ یا پھر اُن کی آنکھوں پر لگی رنگین عینک سبھی انصاف پسندوں کو جن سنگھی ہی دیکھ رہی ہے!! احمدی مظلومین کے حق میں انصاف کی آواز بلند کرنے والوں کی فہرست کافی لمبی ہے۔ افسوس اس جگہ اس قدر گنجائش نہیں، ورنہ ہم اسم وار فہرست دے کر بتاتے کہ ناز صاحب کی رنگین عینک نے کس کس کو جن سنگھی بنا ڈالا۔!!

بالفرض اگر احمدیوں کے حق میں جن سنگھ ہی نے آواز بلند کی ہے اور احمدی پاکستان میں اقلیت میں ہیں تو عقلمندی، دُور اندیشی اور بلند اخلاقی کا تقاضا یہ تھا کہ ایسے جن سنگھی حضرات کے اِس حُسنِ اقدام کی تعریف کی جاتی۔ اور بجائے اُن پر غلط قسم کا طعن کرنے کے اُن کی اس نیک روش کو پیش کر کے کہا جاتا کہ جس طرح انہوں نے پاکستان کی مظلوم اقلیت کے حق میں آواز بلند کی ہے ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی جب اقلیت پر کوئی ایسا وقت آئے تو وہ اسی طرح یہاں بھی حق و انصاف کی آواز بلند کریں گے۔ یہ وہ طریق ہے جس سے ہر شخص کے نیک جذبات اُبھرتے ہیں اور دُوسری طرف سے حُسنِ اقدام کی قدر دانی پا کر آئندہ کے لئے بھی وہ ایسی ہی نیکیاں کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر افسوس کہ ناز صاحب نے صرف احمدیوں پر کیچڑ ہی نہیں اُچھالا اور اپنے دلی بغض و عناد کا مظاہرہ ہی نہیں کیا، بلکہ اپنے ہم وطنوں کے دلوں میں بھی ہندوستان کی عظیم اقلیت کے بارہ میں کوئی اچھا تاثر قائم نہیں کیا۔ ہم ناز صاحب کی اِس روش سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اچھائی ہر جگہ اچھائی ہے۔ اور تعریف و تحسین کے قابل! کیا ہوا اگر آپ کو وہ کسی ایسے آدمی میں دکھائی دیتی ہے جو نظریاتی طور پر آپ کا مخالف ہے یا عقیدہ میں آپ سے متفق نہیں، یہ بہت بڑی تنگ نظری ہے۔ جس کی کم از کم اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ مقدس بانیٔ اسلام صلعم کا تو مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ ”كلمة الحكمة ضالّة المؤمن اخذها حيث وجدها“ کہ حق و حکمت کی بات جہاں سے ملے مومن کا فرض ہے کہ اُسے اپنی ہی میراث خیال کر کے لے لے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد میں کسی طرح کی کوئی تخصیص نہیں کہ فلاں کے مُنہ سے اچھی بات نکلے تو قبول کر لو، اور فُلاں کے مُنہ سے نکلے تو اُسے ردّ کر دو۔ پس یہ علماءِ ہند کی سراسر تنگ نظری بلکہ تعلیماتِ اسلامی سے روگردانی ہے کہ احمدی مظلومین سے ہمدردی کرنے والوں کو محلِّ طعن بنا رہے ہیں!!

پاکستان میں احمدیوں پر ہوئے وحشیانہ مظالم پر رواجی طور پر ایک آدھ فقرہ لکھنے کے بعد جس طرح جناب ناز انصاری صاحب کا سارا مضمون احمدیہ جماعت سے بغض و عناد پر مشتمل ہے، یہی حال جماعتِ اسلامی کے انگریزی پرچہ ریڈینس کا ہے۔ اس جگہ بھی ایک ہی سطر میں احمدیوں کے مالی و جانی نقصان پر رواجی اظہارِ افسوس کرنے کے بعد جماعتِ احمدیہ کے خلاف بغض و عناد کا لاوا یکدم اُبل پڑا ہے۔ پہلے تو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے پریس کانفرنس میں بیان کو اس بناء پر جماعتِ احمدیہ کے اپنے مفاد کے منافی بتایا کہ ”پاکستان سے باہر لنڈن میں ایسا بیان دے کر احمدی قیادت نے دانشمندی کا ثبوت نہیں دیا۔ اس سے اپنے ہی مُلک کے اندر کی ہمدردیاں ختم کرا لی ہیں۔ اس سے کہیں بہتر یہ تھا کہ اندرونِ مُلک ہی اِس مسئلہ کو گفت و شنید کے ساتھ حل کیا جاتا!“

معاصر کے تجزیہ کے ساتھ مشورہ بھی خوب ہے۔ معاصر جان بُوجھ کر اُس حقیقت کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ جب اکثریتی طبقہ مسلح ہو کر اقلیت کے مال و جان۔ عزّت و آبرو۔ عقیدہ اور نظریہ کا معاند بن کر قتل و غارت گری۔ لوٹ کھسوٹ اور ساڑ پھونک کی پالیسی اپنا لے اور ساتھ ہی امن و انتظام قائم رکھنے والی اتھارٹی تماشائی بن کر کھڑی رہے، بتائیے! اس ماحول میں کس سے انصاف کی توقع کی جائے اور کس سے بات چیت کی جائے؟ زیادہ تفصیلات میں نہ جاتے ہوئے صرف ربوہ کے ابتدائی واقعہ پر ہی نظر کیجئے جسے بُنیاد بنا کر سارے مغربی پنجاب بلکہ دُوسرے صُوبوں میں بھی فسادات کی آگ بھڑکا دی گئی۔ اگر اس کے پیچھے پہلے سے طے شُدہ منصُوبہ اور فتنہ و فساد کی مکمل سکیم نہ تھی تو یہ واقعہ چنداں غیر معمُولی نہ تھا۔ کالجوں کے لڑکوں کا باہم دست و گریباں ہو جانا فی زمانہ کوئی نرالی بات نہیں۔ کیا پاکستان میں ایسے واقعات آئے دن نہیں ہوتے رہتے؟ کیا وجہ ہے کہ اِدھر ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر چند طلباء اُلجھ گئے اور اُدھر اگلے ہی روز پنجاب بھر کے مختلف مقامات میں احمدیوں کے خلاف قتل و غارت گری کا ننگا ناچ شروع ہو گیا۔ ان سب کارروائیوں کا شرمناک پہلو یہ ہے کہ امن و انتظام کے محافظوں نے ہر جگہ فسادیوں کو فساد سے باز رکھنے میں نہ صرف کوتاہی کی بلکہ اُلٹا اُن کی حمایت کی۔ ان کی موجودگی میں احمدیوں کے گھروں کو لُوٹا گیا۔ جلایا گیا۔ حتیٰ کہ بعض مقامات میں تو بڑے بڑے افسران نے احمدیوں کے گھروں کی نہرستیں حاصل کیں اور شکایت کرنے پر اُنہیں تاکید کی جاتی رہی کہ تم امن پسند، خاموش رہو۔ جو کچھ ہوتا ہے ہونے دو۔ سبحان اللہ! یہ یہاں کا قانون ہے کہ فسادیوں کو کُھلی چھُٹی دے دی جاتی ہے اور وہ اتھارٹی جو امن و انتظام قائم کرنے والی ہے وہی فسادیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے درپے ہو جائے۔!! اُن کے سامنے احمدیوں پر گولیاں برسائی جاتی رہیں، قتل کیا جاتا رہا۔ مساجد اور قرآنِ پاک کی بے حُرمتی ہوتی رہی مگر کسی کو ہمّت نہ ہوئی کہ ظالموں کے ہاتھ کو پکڑ سکے۔ حتیٰ کہ بڑی سے بڑی حکمران ہستی کے مُنہ سے احمدیوں کے جانی و مالی نقصان پر ایک لفظ بھی ہمدردی کا نہ نِکلا۔ اگر کسی نے کچھ کہا بھی تو بس اکثریت کو خوش کرنے کے لئے اور اس کے جذبات کی تسکین کی خاطر! اقلیت کے گویا کوئی احساسات ہی نہ تھے۔ اور نہ ہی اُن کے جان و مال کی بربادی اُن سے اظہارِ ہمدردی کا حق رکھتی تھی!!

بتائیے! جب اندرونِ ملک عوام تو عوام، افسرانِ ملکی کی ہمدردی اور انصاف کی حالت اس حد تک پہنچ چکی ہو، اُن سے کس قسم کے عدل و انصاف کی مزید توقع کی جا سکتی ہے؟ کیا اِس نازک حالت میں فریاد کرنے کی بھی اجازت نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ حضرت چوہدری صاحب نے جو کچھ کیا بالکل درست اور بجا کیا۔ بلکہ اگر وہ اِس موقعہ پر بھی ان وحشیانہ مظالم کے خلاف آواز بلند نہ کرتے اور عالمی توجہ کو اس طرف مبذول نہ کراتے تو وہ ایک بڑی فروگذاشت کے مرتکب ہوتے۔ خود تو اس پوزیشن میں نہ تھے کہ ارشادِ نبوی کی تعمیل میں ظالموں کے ہاتھ کو ظلم سے ہٹا سکتے۔ مگر یہ تو کر سکتے تھے کہ بیرونی دنیا تک مظلوموں کی آواز پہنچاتے اور سوئی ہوئی ضمیرِ انسانی کو جگاتے!!

(باقی دیکھئے صفحہ ۷ پر)

احباب جماعت احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم دعائیہ پیغامات!

استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے ربّ سے مدد مانگتے رہو

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النّاصر

حبیّ فی اللہ۔ جان سے پیارے دوستو!

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں سلامتیں آپ پر ہر آن نازل ہوں۔ وہ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے ایمان و اخلاص میں برکتیں نازل فرمائے۔ ہر حال میں آپ کو استقامت بخشے اور روح القدس سے آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ اس وقت جن حالات سے گزر رہی ہے ان سے دنیا کے ہر خطّہ کے احمدی دوستوں کو تشویش ہے۔ وہ بجا کرب و اضطراب کی گھڑیاں گزار رہے ہیں۔ مگر ان سب کا دکھ ان سب کی بے چینی اور بے قراری میرے دل کی ہر دھڑکن میں پنہاں ہے اور میری ہر آن یہ کیفیت ہے کہ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ۔ دوست دریافت کرتے ہیں کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ میرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم پر عمل کرو کہ اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے ربّ سے مدد مانگو۔ پس صبر کرو اور دعائیں کرو۔ صبر کرو اور دعائیں کرو۔ صبر کرو اور دعائیں کرو۔ اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر رکھو۔ ہر لمحہ دعاؤں میں صرف کرو۔ یہی تمہاری امتیازی شان ہے اور اسی سے تمہاری دین اور دنیا کی نجات وابستہ ہے گریہ و زاری کے ساتھ خدا کو تم نے کب پکارا اور وہ تمہاری مدد کو نہ آیا؟ وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے۔ اور ہر درگزر کرنے والے سے زیادہ درگزر کرنے والا ہے۔ اور ہر پیار کرنے والے سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے۔ کسی ماں کو اس کے بچے کی کربناک چیخ اس قوت سے اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی جس قوت سے اپنے عاجز بندوں کی عاجزانہ آہ و زاری اسے اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر گریہ و زاری کرو۔ اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل میں گزارو۔ مجسّم دعا بن جاؤ۔ اور ہر آن نصرتِ الٰہی کے منتظر رہو۔

خدا تعالیٰ واحد و یگانہ پر ہمارا سارا اور کامل بھروسہ ہے اور اس کی رحمت کا سایہ ہمارے سروں پر ہے۔ وہ ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑے گا۔

تمہیں سب سے زیادہ پیار کرنے والا تمہارے لئے رات دن بے چین اور تمہارے لئے محبت بھری دعائیں کرنے والا

اللہ تعالیٰ کا ناچیز بندہ

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

منقول از الفضل ۸ رجون ۱۹۷۴ء

(۲)

احباب نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النّاصر

احباب کرام!

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

کل کے الفضل میں دوست میرا پیغام پڑھ چکے ہوں گے اور دعاؤں میں مصروف ہوں گے۔ انفرادی دعاؤں کے علاوہ ان مقامات پر جہاں نماز باجماعت کا اہتمام ہے احباب کثرت کے ساتھ روزانہ نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ربّ کریم اَلْبَرُّ الرَّحِیْم کے حضور الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۷ احسان ۱۳۵۳ ہش / ۷ رجون ۱۹۷۴ء

منقول از الفضل مورخہ ۹ رجون ۱۹۷۴ء

دن اور رات ۔ اُٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے

اِستغفار اور دعائیں کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ احسان ۱۳۵۳ ہش بمقام ربوہ کا خلاصہ

ربوہ ۱۵ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت کو دن اور رات اُٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے استغفار اور دعائیں کرنے اور اپنی فطرت کے لئے خدا تعالیٰ سے اس کی طاقت کا سہارا مانگنے اور اس طرح اس کی پناہ میں آنے کی نصیحت فرمائی ۔

حضور نے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی طاقتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں کہ جنہیں صحیح طور پر استعمال کرکے وہ روحانی رفعتیں حاصل کر سکتا ہے حتیٰ کہ فرشتوں سے بھی آگے نکل سکتا ہے ۔ لیکن اگر وہ ان طاقتوں اور استعدادوں سے صحیح رنگ میں فائدہ نہ اُٹھائے تو پھر تنزل کی انتہائی گہرائیوں میں بھی گر سکتا ہے ۔

حضور نے بتایا ہر وہ طاقت اور استعداد جسے صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے بشری کمزوری میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔ اس بشری کمزوری سے بچنے اور محفوظ رہنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک علاج بتایا ہے اور وہ ہے استغفار ۔ استغفار کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ اے خدا اپنی طاقت سے ہماری فطرت کو سہارا دے تاکہ بشری کمزوری ہم سے سرزد نہ ہو ۔ اور اگر ہو تو تیرے فضل کے نتیجہ میں ہم اس کے بُرے اثر سے محفوظ رہ سکیں ۔

حضور نے فرمایا استغفار اور دعاؤں کے نتیجہ میں انسان کی فطرت کو خدائی طاقت کا سہارا میسّر آتا ہے جس کی وجہ سے وہ بشری کمزوریوں کے اثرات سے محفوظ ہو کر خدا کی پناہ میں آ جاتا ہے ۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام انسانوں کے لئے خدا تعالیٰ سے خیر مانگے ۔

حضور نے فرمایا تم محبت اور پیار سے بنی نوع انسان کے دل خدا تعالیٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کے واسطے پیدا کئے گئے ہو اس لئے کسی کے لئے کبھی بددعا نہ کرو ۔ سب کے لئے خیر مانگو ۔ دن اور رات ، اُٹھتے اور بیٹھتے ، چلتے اور پھرتے ہر وقت استغفار اور دعاؤں میں مصروف رہو ۔ خدا تعالیٰ سے چمٹ جاؤ ۔ اور اس کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑو ۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ اپنے پیار کے جلوے کن راہوں سے تمہارے لئے ظاہر کرتا ہے ۔

(الفضل ۱۵؍ جون ۱۹۷۴ء)

ہفتہ قرآن مجید

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ، عہدہ داران ، مبلغین کرام اور معلمین صاحبان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۵۳ ہش (۱۹۷۴ء) ہونے والا ہفتہ قرآن مجید ۱۹ ؍ وفا تا ۲۶ ؍ وفا ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۹ ؍ تا ۲۶ ؍ جولائی منانے کا پروگرام ہے ۔ جماعتیں اپنے اپنے ہاں قرآن پاک کی شایان شان مجالس قائم کریں ۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کی جائیں ۔ اور قرآن مجید کی پاک تعلیمات کو اپنانے اور اپنی زندگیوں کو قرآنی منشاء کے مطابق ڈھالنے کی تلقین کی جائے ۔ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی شدید خواہش ہے کہ قرآن مجید کو روئے زمین پر پھیلایا جائے ۔ لہٰذا اشاعت قرآن کریم کے سلسلہ میں یہ ہفتہ پورے اہتمام سے منایا جائے اور رپورٹیں دفتر ہذا میں ارسال کی جائیں ۔

عنوانات آپ خود تجویز کر سکتے ہیں ۔ جیسے "عظمتِ قرآن مجید" ۔ "تعلیماتِ قرآن کریم کا خلاصہ" "قرآن مجید کا پیش کردہ پاکیزہ معاشرہ" "قرآنی پیشگوئیاں" "قرآن کریم کی رُو سے انسانوں کی تقسیم یعنی مومن منکر منافق اور ان کی علامات" "اُخروی زندگی از روئے قرآن" "تلاوت قرآن" "راعی اور رعایا از روئے قرآن" "مقصدِ حیاتِ انسانی" وغیرہ

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

آجکل اخبارات میں جماعت کے بارے خبریں بھی آ رہی ہیں بعض اخبارات اڈیٹوریل بھی لکھ رہے ہیں ۔ اور بعض میں خطوط شائع ہو رہے ہیں ۔ دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ ایسے اخبارات یا ان کے تراشے اخبار کے نام ، تاریخ ، صفحہ اور کالم کی وضاحت کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجواتے رہیں ۔ خواہ ایسی خبریں یا اڈیٹوریل اور خطوط جماعت کے حق میں ہوں یا مخالف ۔ بہرحال ایسے اخبارات یا ان کے تراشے احباب جماعت اہتمام سے نظارت ہذا کو بھجواتے رہیں ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا

جماعت کے ہر فرد کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ چندہ عام ، حصہ آمد ، چندہ جلسہ سالانہ جو جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں اور سب سے مقدم ہیں وہ ان کی باقاعدہ ماہوار ادائیگی کا التزام کرے گا ۔ کیونکہ ان چندوں کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی ہے اور ان کی باقاعدگی کی تاکید کرتے ہوئے حضور نے یہاں تک فرمایا :-

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائیگا اور اس کے بعد کوئی متکبر اور لاپرواہ جو انصار میں شامل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"

اس لئے سیکرٹریان مال اور تمام دیگر عہدیداران اور مبلغین کرام کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔ خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا کے دین کے لئے اپنے عہد بیعت کو پورا کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے ۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

شادی

قادیان : ۲۹ ؍ جون مکرم صوفی علی محمد صاحب درویش ولد میاں جمال دین صاحب کی شادی خانہ آبادی ۲۵ ؍ ہجرت کو عمل میں آئی اور آج بعد نماز مغرب آپ نے دعوتِ ولیمہ دی ۔ جس میں متعدد مقامی احباب شریک ہوئے ۔ واضح ہو کہ مکرم صوفی علی محمد صاحب درویش کا نکاح عزیزہ حسینہ بیگم صاحبہ بنت لطیف شاہ صاحب مرحوم ساکنہ کرڑاپلی ضلع کٹک اڑیسہ سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم بدر الدین صاحب انسپکٹر وقف جدید نے مورخہ ۱۱ ؍ ہجرت کو بمقام مسجد احمدیہ کرڑاپلی پڑھا ۔ اور ۲۲ ؍ ہجرت کو قادیان میں رخصتانہ عمل میں آیا ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت بنائے اور ثمرات حسنہ بنائے ۔ مکرم صوفی صاحب نے شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے اور اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کئے ہیں ۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

ختمِ نبوّت کا مُنکر کون ہے؟

مسئلۂ ختمِ نبوّت کا حقیقت پسندانہ جائزہ[1]

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں　　دِل سے ہیں خُدّامِ ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں　　خاکِ راہِ احمدِؐ مختار ہیں
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب　　کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
(کلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ)

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۱)

برادرانِ اسلام! ہر انسان کا مذہب اور عقیدہ وہ ہوتا ہے جس کا وہ خود اقرار کرتا اور اسے بیان کرتا ہے۔ نہ کہ وہ جو اس کے معاندین و مخالفین اس کی طرف بوجہ بغض و عناد منسوب کرتے ہیں۔ آج جماعتِ احمدیہ کو اس کے مخالفین صرف حسد اور بغض و تعصّب کی وجہ سے بدنام کر رہے ہیں کہ وہ ختمِ نبوّت کے منکر ہیں۔ اور اس پر طرّہ یہ ہے کہ مخالفینِ احمدیت خود ہی مدّعی بن کر اور خود ہی جج و منصف بن کر احمدیوں کے خلاف فیصلہ دے کر اُن پر جبر و تشدّد کو روا رکھتے اور اسلام اور تحفّظِ ختمِ نبوّت کے نام پر اُن کو تختۂ مشق و آلام بناتے ہیں اور اُن معصوموں کے خون سے زمین کو لالہ زار بنا کر اپنی اس خدمتِ اسلام پر نازاں و فرحاں ہیں۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا تھا کہ فریقِ ثانی یعنی جماعتِ احمدیہ (جس پر ختمِ نبوّت کے منکر ہونے کا نہ صرف الزام لگایا جاتا ہے بلکہ اس کے خلاف افتراء کیا جاتا ہے) بات بھی تو سُنیں۔ اس کے نقطۂ نظر کو بھی تو معلوم کریں۔ یکطرفہ ڈگری اور اس کا از خود جبراً اجراء انصاف کی دُنیا میں جائز نہیں اور یہ صاف ظلم و جفا اور اسلام کی پُر امن اور پاکیزہ تعلیمات کے منافی ہے۔ لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں۔ قرآنِ مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مامور و مرسل کے زمانہ میں مخالفین نے اپنی اکثریت اور اقتدار و تسلّط کے زعم میں اپنے زمانہ کے نبی اور اس کے متّبعین کے خلاف اسی کذب و افتراء اور ظلم و ستم کے طریق کو اپنایا مگر اس کے ساتھ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بالآخر باطل کے بادل چھٹ گئے۔ اور حق و صداقت کی فتح ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ کے مامورین و مُرسلین اپنے نیک مقاصد میں کامیاب و کامران اور مظفر و منصور ہوئے۔ اسی طرح اب ہر احمدی کو بھی یقینِ کامل ہے کہ ایسا ہی اس زمانہ میں ہوگا۔ اور حق، باطل پر غالب آئے گا۔ انشاء اللہ کیونکہ یہ جماعت بھی ایک مامورِ ربّانی اور مصلحِ یزدانی مسیحِ موعود و مہدی معہود کی جماعت ہے۔ پس آیئے! ہم مسئلہ ختمِ نبوت کا ایک حقیقت پسندانہ جائزہ لیں ——!!

(۲)

بھائیو! اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں "خاتم النّبیّین" قرار دیا ہے۔ اور ہر مسلمان آپؐ کی ختمِ نبوّت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ جو بفضلہ تعالیٰ کلمۂ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان رکھتی ہے۔ قرآنِ مجید کو ایک مکمل و دائمی شریعت مانتی ہے) حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین یقین کرتی ہے۔ کوئی شخص سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ بیعت کرتے وقت تحریری و زبانی یہ اقرار نہ کرے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین یقین کرتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کے لئے فارم بیعت طبع اور شائع شدہ موجود ہے ہر انصاف پسند اس کو دیکھ اور پڑھ سکتا ہے۔ اس کے باوجود ضد اور تعصّب سے احمدیوں پر یہ الزام لگانا کہ وہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین نہیں مانتے یا ختمِ نبوّت کے منکر ہیں، احمدیوں پر صریحاً ظلم اور حق و انصاف کا خون کرنا ہے واقعات و حقائق کو کب تک جھٹلایا جا سکتا ہے ——؟

(۳)

قارئینِ کرام! حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ، حضرت محمّد مصطفٰے احمد مجتبٰے خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کے بارے میں اپنا کیا عقیدہ بیان فرماتے ہیں اور اپنی جماعت کو کیا تعلیم دیتے ہیں، اس بارہ میں اُن کی صرف چند تحریرات ملاحظہ فرمایئے۔ حضور فرماتے ہیں:-

۱- "اب میں مفصلۂ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں اقرار کرتا ہُوں کہ مَیں جنابِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختمِ نبوّت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔
(تقریر واجب الاعلان جامع مسجد دہلی ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۱ء)

۲- "مجھے اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ مَیں کافر نہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے"۔
(کرامات الصادقین ص۲۵ ۱۸۹۳ء)

۳- "مجھ کو خدا کی عزّت و جلال کی قسم کہ مَیں مسلمان ہوں اور ایمان رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کی کتابوں پر اور تمام رسُولوں اور تمام فرشتوں اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر۔ اور مَیں ایمان رکھتا ہوں اس پر کہ ہمارے رسُول حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں"۔
(حمامة البُشریٰ ص۸)

۴- "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہلِ سنّت کے قائل ہیں"۔
(کتاب البریّہ ص۸۴ حاشیہ)

۵- "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسُول اور خاتم الانبیاء ہیں"۔ (ایام الصلح ص۸۶)

۶- "مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین نہیں مانتے یہ ہم پر افتراءِ عظیم ہے۔ ہم جس قوّت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصّہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے"۔
(الحکم ۱۹ر مارچ ۱۹۰۵ء)

۷- "تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھو۔ اور اُس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ ...... نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اُس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے"۔ (کشتی نوح)

۸- "میں اسے تمام وہ انسانی روحو جو زمین کی مشرق اور مغرب میں آباد ہو، پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے"۔
(تریاق القلوب ص۶ طبع اوّل)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی متذکرہ بالا حلفیہ تحریرات کو پڑھ کر ہر سنجیدہ طبع اور منصف مزاج آدمی اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اور اُن کی جماعت صحتِ نیّت اور خلوصِ قلب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین مانتے اور آپؐ کی ختمِ نبوّت کے نہ صرف قائل بلکہ ختمِ نبوّت کے منکر کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور ان تحریرات کی روشنی میں وہ منصف مزاج یہ اندازہ بھی لگا سکتا ہے کہ غیر احمدی علماء احمدیوں کو "منکرینِ ختمِ نبوّت" قرار دینے میں حقائق کو صریحاً نظر انداز کرتے ہوئے سراسر بے انصافی اور ظلم کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ اور عوام کو غلط فہمی میں ڈالنے اور ان کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لئے کذب و افتراء

[1] یہ مضمون پورے [illegible] انظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بطور پمفلٹ علیٰحدہ طور پر شائع کیا گیا ہے۔ احباب دفتر سے طلب کر کے [illegible] تقسیم کریں [illegible] سنجیدہ مزاج لوگوں کو پڑھائیں۔ (مدیر)

سے کام لے رہے ہیں۔ شاید اُن کے پیشِ نظر اپنے مشہور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا یہ فتویٰ ہوگا۔ کہ

"احیائے حق کے واسطے کذب درست ہے۔ مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے۔ اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے"
(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۶)

(۴)

قارئین کرام! یہ امرِ واقع اور حقیقت ہے کہ تمام مسلمان جن میں جماعت احمدیہ بھی شامل ہے قرآنِ مجید پر ایمان رکھتے ہیں، اُسے مکمل اور دائمی شریعت مانتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں، مگر اس ایمان کے باوجود مسلمان علماء اور عوام یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ

(الف) حضرت عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھے اور ہیں وہ دو ہزار سال سے آسمان پر بجسمِ عنصری زندہ موجود ہیں۔ اور اس عرصہ میں اُن کے اندر کوئی جسمانی تغیّر نہیں آیا۔ وہ اِس زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کریں گے گویا وہ خود ایک نبی کی آمد کے قائل ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ تھی تو پھر دو ہزار سال سے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کس لئے سنبھال کر رکھا ہے کہ وہ اُسے اِس زمانہ میں نازل فرمائیگا۔

(ب) اِن کے ساتھ اِس اُمتِ محمدیہ میں سے ایک امام مہدی بھی ظہور فرمائیں گے۔ اِن دونوں کے ذریعہ اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔

(ج) اِس چودھویں صدی ہجری میں جس کے آخر میں ہم اب پہنچ چکے ہیں (کیونکہ سالِ رواں ۱۳۹۴ ہجری ہے) وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام "نبی اللہ" کے نزول اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے نہ صرف منتظر بلکہ چشم براہ ہیں۔ اور اِن دونوں روحانی شخصیتوں کا آنا ان علماء کے نزدیک عقیدہ ختمِ نبوت کے منافی اور خلاف نہیں۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ ہوں گے۔

اِس کے برعکس جماعت احمدیہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ وہ سُنتِ انبیاء کے مطابق وفات پا چکے ہیں۔ وہ نہ زندہ آسمان پر ہیں نہ ہی دوبارہ اس دُنیا میں تشریف لائیں گے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق خدمتِ دین اور غلبہ اسلام کے لئے امتِ محمدیہ میں سے ہی ایک امام مہدی تشریف لائیں گے اور وہی مسیح موعود بھی ہوں گے۔

چنانچہ بخاری شریف کی حدیث "اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ" (بخاری کتاب الانبیاء) اور ابن ماجہ کی حدیث ـــ "لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسىٰ" کہ عیسیٰ کے سوا اور کوئی مہدی موعود نہیں، اس پر ناطق ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں صراحتاً مذکور ہے:

"یُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَّهْدِیًّا حَکَمًا عَدْلًا"
(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

کہ قریب ہے جو تم میں سے زندہ رہے وہ عیسیٰ ابن مریم سے ملے جو امام مہدی ہوں گے اور حَکَم و عَدَل ہوں گے۔ نیز اُمتِ محمدیہ میں آنے والے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ "نبی اللہ" قرار دیا ہے (مسلم باب ذکر الدجال)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ آنے والا موعود صرف ایک ہے دو شخصیتیں نہیں۔ اور ایسے "موعود مصلح" کی آمد ختمِ نبوت کے عقیدہ کے خلاف نہیں۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور غیر تشریعی نبی ہوگا۔ اور اس کی آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں اور پیش گوئیوں کے مطابق ہو گی۔

پس اس نقطۂ نگاہ سے جماعت احمدیہ اور عوام مسلمانوں میں اختلاف اس بات پر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے کوئی موعود مصلح اِس اُمتِ محمدیہ میں نہیں آئے گا۔ مصلح کی آمد پر دونوں متفق ہیں۔ صرف اختلاف تعیینِ شخصیت اور اس کے ظہور میں ہے۔ کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "خاتم النبیین" ہونے کے باوجود اور قرآنِ مجید کے ایک مکمل شریعت ہونے کے باوجود علماء اور عوام مسلمان حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے نزول اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے منتظر ہیں۔ اور باوجود "ختمِ نبوت" کا عقیدہ رکھنے کے دو شخصیتوں کی آمد کے قائل ہیں۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نبی اللہ ہیں شامل ہیں۔

مگر جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان رکھتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں صرف ایک "موعود شخصیت" کے ظہور کی قائل ہے۔ جو امام مہدی اور مسیح موعود ہے۔ مگر دونوں حیثیتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع اور غلام ہے۔ اب صرف فرق یہ رہ جاتا ہے کہ علماء اور عوام مسلمان اُن دو موعود شخصیتوں کی آمد کے منتظر ہیں ـــ اور جماعت احمدیہ اس امر پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہو چکا ہے۔ جیسا کہ آپؑ نے اعلان فرمایا:ـ

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں"
(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳)

نیز حلفاً تحریر فرمایا:ـ

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱۳)

نیز فرمایا:ـ

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا۔ اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی شرفِ مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو"
(تجلّیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۵)

نیز فرمایا:ـ

"میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرورِ انبیاءؐ نے نبی اللہ رکھا ہے"
(نزول المسیح صفحہ ۴۸)

(۵)
ختمِ نبوت کا مُنکر کون ہے؟

برادرانِ اسلام! ہم اُوپر ختمِ نبوت اور مسیحِ موعود کی آمد کے بارے میں جماعت احمدیہ اور مسلمان علماء کے موقف و عقیدہ کو پیش کر چکے ہیں کہ دونوں فریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "ختمِ نبوت" پر ایمان رکھنے کے باوجود اِس زمانہ میں ایک "مسیحِ موعود" کے ظہور کے قائل ہیں۔ اور وہ مسیح موعود احادیث نبویہؐ کے مطابق "نبی اللہ" ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ علماءِ کرام اس نبی کے اُمتِ محمدیہؐ سے باہر یعنی بنی اسرائیل سے آنے کے قائل ہیں۔ اور جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ وہ موعود مسیح اُمتِ محمدیہؐ میں سے ہوگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور رُوحانی فرزند ہوگا۔ اگر مذکرہ بالا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو "ختمِ نبوت" کا منکر اور غیر مسلم قرار دیا جاتا ہے تو پھر غیر احمدی علماء اور عوام کے موقف و عقیدہ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کیا دیانتداری اور ٹھنڈے دل سے سوچنے والی بات نہیں کہ:ـ

۱۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، آنے والے ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا قائل کیسے رہ سکتا ہے؟

۲۔ اگر بنی اسرائیل کا نبی آنحضرت صلعم کے بعد آسکتا ہے، تو ختمِ نبوت کیسے ہوئی؟ اور یہ تو صریح دھوکا دینے یا دھوکا کھانے والی بات ہے۔ کیونکہ اگر فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ تو پھر حضرت عیسیٰؑ کس لئے آئیں گے؟

۳۔ جو شخص دُنیا کو ایک طرف تو یہ بتاتا ہو کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اور دُوسری طرف یہ کہتا ہو کہ عیسیٰ نبی اللہ آنے والے ہیں، کیا وہ مسلمانوں کے پاؤں دو کشتیوں میں رکھ کر ان کو ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کرتا؟ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آجائیں تو درحقیقت آخری نبی اور خاتم النبیین حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہو جائیں گے۔ کیونکہ اُن کے بعد پھر کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۴۔ علماء کرام کا صرف یہ کہہ دینا کہ "حضرت عیسیٰؑ پُرانے نبی ہیں وہ آسکتے ہیں۔ نیا نبی کوئی نہیں آسکتا" بڑی دھوکا دینے والی بات ہے۔ اگر ختمِ نبوت کے یہ معنی ہیں کہ نبوت کا دروازہ بالکل بند ہے، تو پھر نئے یا پُرانے نبی کا سوال کیا معنے رکھتا ہے۔ اس کی تو ایسی ہی مثال ہے جیسے ڈاکٹر کسی بیمار کو کہے کہ چاول نہ کھانا یہ تمہاری صحت کے لئے مضر ہیں۔ تو کوئی عقل کا دھنی کہنے لگ جائے کہ ڈاکٹر کا منشاء یہ تھا کہ تازے پکا کر چاول نہ کھلائے جائیں ورنہ ڈاکٹر کے منع کرنے سے پہلے کے پکے ہوئے چاول بے شک کھلائے جائیں۔ وہ صحت کے لئے مفید رہیں گے۔ پس اِن علماءِ کرام سے کوئی پوچھے تو سہی کہ خاتم النبیین کی آیت میں وہ کونسا لفظ ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ نیا نبی پیدا نہیں ہوگا، ہاں پُرانا آسکتا ہے۔

۵۔ جو شخص بنی اسرائیلی نبی کا آنا ختمِ نبوت کے خلاف نہیں سمجھتا اُس کو ماننا پڑے گا کہ جب حضرت عیسیٰؑ آئیں گے تو مسلمان تو نماز کے لئے مسجد کی طرف جائیں گے۔ اور حضرت عیسیٰؑ اپنی شریعتِ موسویہ کے مطابق کلیسیا کی طرف جائیں گے۔ جب مسلمان قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ توریت و انجیل کا مطالعہ فرمائیں گے۔ جب مسلمان عبادت کے لئے بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ اپنے قبلہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ کیا اسلام کے لئے

(آگے دیکھئے صفحہ ۷)

"صالح قیادت" ظالموں کی حمایت میں

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اور چوہدری صاحب نے ایسا ہی کیا۔ اور آپ کا یہ اقدام "انصر اخاك ظالماً او مظلوماً" کی بطریقِ احسن تعمیل تھی ——!!

اِس موقعہ پر ریڈینس نے اپنی خاص زیرکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان میں ہو رہے فسادات کی بُنیاد کو اپنے ہی نقطۂ نظر سے منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی ہے۔ اِس سلسلہ میں انہی گھسے پٹے الزامات کا پٹارا کھول دیا ہے۔ جو ۸۵ سال سے جماعت احمدیہ سُنتی آرہی ہے۔ اور ہر بار اس کے مسکت اور مدلّل جواب دیئے جاچکے ہیں۔ مگر گوبلز کے یہ شاگرد ہیں کہ برابر اپنی ہی رٹ لگائے جاتے ہیں ——!!

معاصر ریڈینس ہو یا الجمعیۃ کے ناز صاحب، جماعت احمدیہ پر انگریزوں کی وفاداری کا الزام لگانے والوں کی بھی عجب حالت ہے کہ برطانوی عہدِ حکومت میں ان لوگوں کے آباء خود کو حکومتِ برطانیہ کے سچے وفادار ظاہر کرنے بلکہ مربعہ جات بطور انعام حاصل کرنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی یہ کہہ کہہ کر چُغلی کھاتے رہے کہ یہ حکومت کا باغی ہے۔ اِسی لئے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کا دعویٰ کرتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ پر انگریزی حکومت کی وفاداری کا الزام دھرنے والے پہلے ذرا شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ کی وہ شہرۂ آفاق نظم پڑھ لیں جسے موصوف نے انگریز گورنر کی موجودگی میں سُناتے ہوئے پہلی جنگ عظیم کے ہنگامۂ دعا میں سرِ تحقر کی نذر و پیشکش میں ہچکچاہٹ محسوس نہ فرمائی تھی۔ اور مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار نے شاہ جارج پنجم کی تاجپوشی کے موقعہ پر جو نظم و نثر کے نذرانے پیش کئے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو ہم یہ سارے حوالے نقل کر سکتے ہیں اس کے علاوہ بیسیوں علماء نے جو شمس العلماء کے خطاب پائے اور سر سیّد جیسے "سر" کا خطاب رکھتے رہے، کیا یہ برطانوی وفاداری کے ناقابلِ تردید ثبوت نہیں؟ اسی طرح ۱۸۵۷ء کے واقعات کو "غدر" قرار دینے والے برطانوی عہدِ حکومت کے وفادار نہ تھے؟ جانتے ہو یہ کون تھے؟ یہ آپ ہی کے آباؤ اجداد تھے! اور آج آپ لوگ سب کچھ طاقِ نسیاں میں رکھ کر جماعتِ احمدیہ کے مُنہ آنے لگے ہو ——!! پہلے اپنا تھڑا پاک کر لیجئے پھر جماعتِ احمدیہ اور اس کے بانی کی طرف رُخ کیجئے۔ چھاج بولے تو بولے مگر چھاننی کو بولنے کا کیا حق ہے؟ جس میں ہزاروں چھید ہیں!

انگریزی عملداری کے زمانہ میں حکومتِ وقت کی وفاداری کوئی ایسی بات نہیں جو جماعتِ احمدیہ کے کردار کو داغدار کر دے۔ اس سے یہ بات تو ثابت ہے کہ احمدیہ جماعت فسادی جماعت نہیں۔ ایک امن پسند جماعت ہے۔ انگریزوں کی وفاداری کے باوجود یہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی ہیں جنہوں نے بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ مسیحی مذہب پر زبردست تنقید کی۔ نہ صرف یہ کہ اُن کے غلط عقائد کا بطلان ثابت کیا بلکہ قیصرۂ ہند ملکہ وکٹوریہ تک کو اِسلام کی دعوت دینے کے لئے ایک خاص کتاب تصنیف کی اور یہ کتاب ان کو روانہ کی گئی۔ یہ کتاب اب بھی مطالعہ کی جا سکتی ہے۔ اس میں مسیحیت کے بُنیادی عقیدہ اُلوہیتِ مسیح کے بُطلان اور اسلامی توحید کا ثبوت بڑے ہی مدلّل طریق سے بیان ہوا ہے۔ فرمائیے آپ کے اجداد میں سے کسے اس طرح کی اسلامی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ یا اسے اس قدر جرأت ہوئی کہ مسیحی عقائد کے خلاف آواز ہی بلند کر سکتے۔ وہ تو اُلٹا مسیحیوں کی ہاں میں ہاں مِلاتے ہوئے مسیح علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننے لگے۔ اور اس طرح اسلام کے مقابلہ میں مسیحیت کو ایسی تقویت پہنچائی کہ اگر کاسرِ صلیب کی طرف سے زبردست مقابلہ نہ ہوتا تو جس تیزی سے عہدِ برطانیہ میں مسلمانوں کی اولاد بپتسمہ لیتی جا رہی تھی آج آپ کو خال خال ہی مسلمان اِس برِّ صغیر میں نظر آتا۔

معاصر ریڈینس نے احمدی عقائد و نظریات کو موجودہ فساد کی وجہ بتاتے ہوئے کہا ہے کہ "احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہ تھے۔ بلکہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اُن کے نزدیک حکمِ جہاد منسوخ ہے۔ اور غلام احمد قادیانی نبی اور مسیح موعود ہیں۔ نہ ہی پاکستانیوں اور نہ ہی دُنیا کے مسلمانوں نے اس ترقی پسندی کو قبول کیا ہے۔ اجتماعی طور پر وہ قادیانیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ عالمی اسلامی تنظیموں کے حالیہ اجتماع میں بمقام جدہ منظور شدہ قرارداد اس امر پر شاہد ہے۔" (ترجمہ)

اِن سب غلط فہمیوں اور الزامات کے مفصّل جواب انہی کالموں میں متعدد بار پہلے گزر چکے ہیں۔ دراصل علماء کی اس فتنہ انگیزی اور احمدیوں کی طرف غلط باتوں کو منسوب کرنے اور بے بُنیاد فتووں کو جاری کرنے کے نتیجہ میں فسادات کی یہ خطرناک آگ بھڑکی۔ اور اب بھی علماء کرام احمدیوں کے نقطۂ نظر کو معقولیت کی راہ سے دیکھنے کو تیار نہیں، محض اپنی عددی کثرت اور العلم حجاب اکبر کے نتیجہ میں احمدیوں پر ظلم و تعدی جاری ہے۔

ھم بار بار واضح کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا مسئلہ احمدیہ جماعت کے بنیادی عقائد میں اُسی طرح شامل ہے جس طرح دیگر مسلمانوں کے عقائد میں۔ بلکہ ان سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ احمدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ مگر علماء ہیں کہ یکطرفہ ڈگری دیئے جا رہے ہیں۔ خود ہی ایک مفروضہ بنا لیتے ہیں اور خود ہی اس پر فتویٰ صادر کرنے لگتے ہیں۔ کوئی نہیں جو احمدیوں کی بات کو بھی سُنے اور اس کے مطابق بات کرنے کی طرف آئے ——!

اور جہاں تک سلسلۂ نبوت کے جاری رہنے کی بات ہے، ہم یہ بھی بارہا واضح کر چکے ہیں کہ اس بارہ میں بھی جماعتِ احمدیہ منفرد نہیں بلکہ امتِ محمدیہ میں سے ایک معقول تعداد بزرگانِ سلف کی جماعتِ احمدیہ کی ہم خیال ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ خود معترض علماء در پردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "ختمِ نبوت" کے مخالف ہیں۔ کیونکہ وہ بھی یہ یقین رکھتے ہیں کہ آپؐ کی ختمِ نبوت کے باوجود حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جو ایک بنی اسرائیلی نبی تھے آخری زمانہ میں آئیں گے۔ اور اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کریں گے۔ فرمایئے! اس عقیدہ کی موجودگی میں ختمِ نبوت کے مسئلہ کی پاکیزگی کیا ہوئی؟ ختمِ نبوت ٹوٹی یا نہ؟ اس کے برعکس احمدیہ جماعت کا یہ کہنا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے باہر سے کسی نبی کو لانے کی ضرورت نہیں بلکہ اسی اُمتِ محمدیہ کے افراد میں سے خدا تعالیٰ ایسے وجود کو کھڑا کر دے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم اور اُمتی ہوتے ہوئے آپؐ کے افاضۂ رُوحانی سے منصبِ نبوت کو پا لینے والا ہوگا۔ اِس تشریح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نہایت درجہ بلند ہوتی اور آپ کی قوتِ قدسیہ ایک خاص شان رکھتی ہے برخلاف کسی اسرائیلی نبی کو آپؐ کی اُمت کی اصلاح کے لئے دوبارہ اس دُنیا میں لانے کے۔ کیونکہ اس سے حضورؐ کی کھلم کھلا ہتک ہے۔ کاش! علماء زمانہ اس بات کی حقیقت کو سمجھیں اور اس کے مضمرات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کریں ——!!

باقی رہا جہاد کا مسئلہ، سو اس بارہ میں بھی علماء خطرناک قسم کی غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور جماعتِ احمدیہ کے خلاف غلط فہمیوں کا انبار لگا لگا کر عوام کو بھڑکا رہے ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کی رُو سے جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل جہادِ کبیر جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا (بنی اسرائیل آیت ـــ) یعنی قرآنِ کریم کی تبلیغ اور اس کی تعلیمات کو فروغ دینا جہادِ کبیر ہے۔ اب کون نہیں جانتا کہ اِس نوع کے جہاد میں احمدیہ جماعت

بقیہ "ختمِ نبوت کا مُنکِر کون ہے؟"

یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئے گا جو مستقل نبوّت کی وجہ سے آپؐ کی ختمِ نبوّت کی مُہر کو توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت "خاتم الانبیاء" ہونے کی چھین لیگا۔ اور آپؐ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہِ راست نبوّت کا مقام حاصل رکھتا ہوگا۔ حاشا للہ۔

۶۔ اور یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی دوبارہ آمد پر نبی نہ ہوں گے تو کیا ایسا کہنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوّت کا انکاری بلکہ کُفر کرنے والا نہ ہوگا؟ **ذرا سوچئے!** کہ کس جُرم کی پاداش میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نبوّت چھین لی جائے گی؟ کیا انبیاءِ کرام میں سے کسی ایک کی مثال بھی پیش کی جا سکتی ہے کہ اس کی نبوّت زندگی میں ہی چھین لی گئی ہو؟

۷۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی رہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہوں گے تو معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی رہ کر نبی بھی رہے تو ایسے اُمتی نبی کی آمد عقیدہ ختمِ نبوّت کے خلاف نہیں۔ نیز کسی نبی کو اپنے خیال و زعم سے اُمتی بنا کر اس کی ہتک کرنے سے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ کسی اُمتی نے ہی قرآن مجید اور احادیث کی تعلیمات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فیضان اور اتّباع سے مقامِ نبوّت پایا ہے۔ اور آپؐ ایک زندہ نبی ہیں۔ اور آپؐ کا فیضانِ رُوحانی ہمیشہ جاری و ساری ہے

۸۔ پس ختمِ نبوّت کا منکر تو وہ ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اسرائیلی نبی کا انتظار کرتا ہے نہ کہ وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ نبوّت کا وارث آپؐ کے کسی رُوحانی فرزند کو تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شاگرد اور رُوحانی فرزند نے آپؐ کی غلامی و اتّباع میں نبوّت کو پا لیا اور لاکھوں غیر مسلم انسانوں کو دینِ محمدیؐ پر جمع کر دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھتے ہیں تو وہ آپؐ کی عزت کو بڑھانے کا موجب ہے، گھٹانے کا موجب نہیں ——!!

محترم بھائیو! خدارا ان حقائق پر غور کیجئے اور دیکھئے کہ ختمِ نبوّت کا منکر کون ہے، اور کس فریق کا موقف "ختمِ نبوّت" کے عقیدہ کے منافی و معارض ہے؟ آخر ایک دن خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے ——!!

تمام دوسرے اسلامی فرقوں سے گوئے سبقت لے گئی ہے۔ آج ساری دُنیا میں منظم طریق پر تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کا فریضہ صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ ہی سرانجام دے رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس سے شاندار نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہزاروں ہزار نفوس حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والہ وشیدا بن رہے ہیں۔ دُوسری قسم جہاد کی جہادِ اکبر ہے۔ اور تیسری جہادِ اصغر۔ ان دونوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ سے مراجعت فرما ہونے کے بعد یہ فرمایا کہ رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر کہ ہم جہادِ اصغر یعنی جہادِ سیفی سے کامیاب وکامران لوٹے ہیں۔ اب ہم جہادِ اکبر یعنی اصلاحِ نفوس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور اس میدان کو بھی کامیابی کے ساتھ سر کریں گے۔ جماعتِ احمدیہ ان دونوں قسم کے جہادوں کی بھی قائل ہے۔ جہادِ اکبر تو بفضلہٖ تعالیٰ جاری وساری ہے۔ اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں اور غیروں کا اس بارے میں واضح اعتراف ہے کہ احمدی لوگ تقویٰ۔ طہارت۔ خداترسی اور نیک چلنی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اس بارہ میں عامۃ المسلمین کا ریکارڈ جیسا بھی ہے، ہم اس پر کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ ہر شخص اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر خود دیکھ سکتا ہے۔ جو لوگ نام کے تو مسلمان ہیں لیکن کلمہ شریف بھی نہیں جانتے، دن رات بدیوں اور برائیوں میں انہماک اُن کا مشغلہ ہے، سنیما گھروں میں اُنہی کی بھیڑ ہے!! باقی رہا جہادِ سیفی، سو اس کا یہ زمانہ نہیں۔ نہ ایسے حالات ہی مخالفینِ اسلام کی طرف سے اس زمانہ میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ ایک وقتی التواء ہے۔ جو بموجب ارشادِ نبوی "يَضَعُ الْحَرْبَ" مسیح موعود کا زمانہ اسی التواء کا تقاضا کرتا ہے۔ اس ضمن میں احمدیوں کو جہادِ سیفی نہ کرنے کا الزام دینے والے ذرا اپنے گریبان میں بھی تو جھانک کر دیکھیں کہ وہ کہاں تک اس پر عمل پیرا ہیں۔ عقلمندی کی رُو سے یہ کونسا جہاد ہے کہ کسی غیر مسلم کو بلاتصور کے محض اس وجہ سے ایک مسلمان قتل کر دے کہ اس کا عقیدہ اسلام سے مختلف ہے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو غازی ظاہر کرے —!!

جماعتِ اسلامی کے ارکین بتائیں! وہ بھارت میں اس وقت ایسے جہاد کی مجنونانہ جرأت کریں گے۔ یا انگریزوں کے زمانہ میں انہوں نے ایسی جرأت کی؟ پھر ان کا یہ اقدام کہاں تک اسلامی جہاد کہلا سکتا ہے؟ خواہ مخواہ ناواقف عوام کو مذہب کے نام پر احمدیوں کے خلاف بھڑکانا اور بار بار احمدیوں پر جہاد کی تنسیخ کا الزام لگانا یہ چودھویں صدی کے علماء ہی کا خاصہ ہے۔ ورنہ نہ احمدیوں نے جہاد کو منسوخ کیا اور نہ اس طرح کے جہاد کو اسلامی جہاد کہا جا سکتا ہے — اسلامی جہاد وہی ہے جس کی اُوپر ہم نے مختصر مگر جامع طریق پر تشریح کر دی۔ مگر افسوس کہ برصغیر کے علماء سے لے کر رابطۂ عالمِ اسلامی کے شریک علماء تک سب کے سب خود بھی احمدیہ جماعت کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ اور دُوسروں میں بھی غلط فہمیاں پھیلا کر احمدیوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ مگر معقول دُنیا سے اُن لوگوں کی حرکتیں قطعاً پوشیدہ نہیں۔ یہ نام کے علماء اب ننگے ہو چکے ہیں۔ ان بھیڑیوں نے بھیڑوں کی جو کھال پہن رکھی تھی رفتہ رفتہ ان کے جسموں سے سرک رہی ہے۔ وہ دن دُور نہیں جب ساری دُنیا ان لوگوں کو نفرت کے ساتھ دھتکار دے گی۔ کیونکہ کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھ سکتی۔ اور جور وجفا اور ظلم وتعدّی کے لئے دوام نہیں —!!

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ: ۱۷-۱۸ر اگست ۱۹۷۴ء

بمقام باڑی پورہ

نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی تجویز کے مطابق امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام باڑی پورہ (Yari Pura) (کشمیر) بتاریخ ۱۷-۱۸ر اگست ۱۹۷۴ء انعقاد پذیر ہوگی۔ احباب کثرت کے ساتھ اس کانفرنس میں شامل ہو کر رُوحانی فائدہ اٹھائیں۔

باڑی پورہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ اسلام آباد کو کانفرنس سے متعلق ضروری امور کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ احباب ان سے پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

احباب جماعت کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھی دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے اور سب کا حافظ وناصر ہو۔

المعلن: خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سری نگر (کشمیر)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۴ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

۱- جماعتِ احمدیہ قادیان

جنرل سیکرٹری — مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل
سیکرٹری اُمورِ عامہ — 〃 چوہدری عبدالسلام صاحب
〃 مال — 〃 افتخار احمد صاحب اشرف
〃 تبلیغ وتربیت — 〃 بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت
〃 تعلیم — 〃 مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد
〃 وقفِ جدید — 〃 ممتاز احمد صاحب ہاشمی
〃 تحریکِ جدید — 〃 مولوی بشارت احمد صاحب حیدر
آڈیٹر — 〃 چوہدری عبدالقدیر صاحب
صدر مجلس موصیان — 〃 مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری

۲- بلاری

صدر — مکرم منظور احمد صاحب
سیکرٹری مال — 〃 سید محمد عثمان صاحب
مشروط طور پر چھ ماہ کیلئے منظوری دی جاتی ہے۔

۳- غازی پور

صدر — مکرم مجید عالم صاحب
نائب صدر — 〃 اختر حسین صاحب
سیکرٹری مال — 〃 مجید عالم صاحب
〃 تبلیغ وتربیت — 〃 جمال احمد صاحب
〃 اُمور عامہ — 〃 اختر حسین صاحب
امام الصلوٰۃ — 〃 〃 〃
نائب امام الصلوٰۃ — 〃 ہارون رشید صاحب
نوٹ:- مجید عالم صاحب اور جمال احمد صاحب کی منظوری چھ ماہ کے لئے مشروط ہے۔

۴- نرگاؤں

صدر — مکرم نواب خان صاحب
نائب صدر — 〃 نواب خان صاحب
سیکرٹری مال — 〃 آدم خان صاحب
〃 امور عامہ — 〃 کنوار خان صاحب

۵- مانبکا گوڈا

صدر — مکرم مرزا شیر علی بیگ صاحب
سیکرٹری مال — 〃 منور علی خان صاحب
〃 تعلیم وتربیت — 〃 عبداللطیف خان صاحب

۶- کیبرولائی

صدر — مکرم ٹی۔ کے۔ ویرن کٹی صاحب
سیکرٹری مال — 〃 ٹی۔ کے۔ کنجالن صاحب
〃 تحریکِ جدید — 〃 ٹی۔ کے۔ محمد صاحب

سیکرٹری وقفِ جدید — مکرم ٹی۔ کے محمد صاحب
〃 جوبلی فنڈ — 〃 〃 〃 〃
〃 تبلیغ وتعلیم وتربیت — 〃 مکرم راین مُسلیار صاحب
〃 امور عامہ — 〃 ٹی۔ کے ابوبکر صاحب
〃 ضیافت — 〃 ایم محی الدین صاحب کنجو۔
محاسب — 〃 سی۔ ایچ۔ عبدالرحمٰن صاحب

۷- پتہ پیریم

صدر — مکرم سی۔ کے علوی صاحب (مشروط چھ ماہ کے لئے)
سیکرٹری مال، 〃 وقفِ جدید، 〃 تحریکِ جدید، 〃 جوبلی فنڈ — مکرم سی ابوبکر صاحب
〃 امور عامہ، 〃 تبلیغ وتربیت، 〃 تعلیم — مکرم سی۔ کے ابوبکر صاحب (مشروط چھ ماہ کیلئے)
محاسب — مکرم سی محمد صاحب

۸- گوری دیوی پیٹ

صدر — مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب
سیکرٹری مال — 〃 محمد عبدالنبی صاحب
〃 تبلیغ — 〃 عبدالرحمٰن صاحب نومسلم

۹- مرکرہ

صدر — مکرم جی۔ ایس۔ احمد صاحب
نائب صدر — 〃 پی۔ کے عمر صاحب
سیکرٹری مال — 〃 پی۔ کے عثمان صاحب
〃 تعلیم وتربیت — 〃 ابراہیم صاحب
〃 تبلیغ — 〃 کے۔ ایس عمر صاحب

۱۰- مرویا کینی

صدر — مکرم کے محمد صاحب عرف کنجامو
سیکرٹری مال — 〃 اے۔ بی۔ افتخار الدین صاحب
〃 تبلیغ — 〃 اے اسحاق صاحب
〃 تعلیم وتربیت — 〃 ٹی۔ محمد صاحب
آڈیٹر — 〃 کے احمد صاحب
امین — 〃 ٹی کنجی احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت — 〃 این محمد لطی صاحب
جنرل سیکرٹری — 〃 ٹی۔ محمد صاحب ماسٹر۔

میلاپالیم (تامل ناڈو) میں دو روزہ کامیاب اور شاندار جلسہ عام

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل۔ مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن تامل ناڈو

جماعت احمدیہ میلاپالیم تامل ناڈو کی جماعتوں میں بحیثیت ایک مستعد اور تبلیغی میدان میں بہت ہی سرگرم عمل ہے۔ اسی علاقہ سے مختلف مسلم رسالے نکلتے ہیں جن میں سے ہمارے تامل رسالہ راہ امن کی بھی اشاعت ہے۔ اور بہت مانگ ہے۔

یہ جماعت ہر مہینہ کے دوسرے ہفتہ میں تبلیغی جلسہ عام منعقد کرتی ہے۔ مورخہ ۸ر و ۹ر جون کو نہایت وسیع پیمانہ پر دو روزہ جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس میں شرکت کے لئے خاکسار کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس پر تشریف لے جانے کے لئے خاکسار مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس اور مکرم ڈاکٹر میراں شاہ صاحب مورخہ ۷ر اپریل بروز جمعۃ المبارک روانہ ہوئے۔ علاوہ ازیں ان جلسوں میں تقریر کرنے کے لئے ہمارے ہمراہ تین ہونہار طلباء بھی تھے۔

رابطہ عالم اسلامی اور جماعۃ العلماء

یہاں سے نکلنے والا رسالہ "جماعۃ العلماء" ہمارے خلاف مضامین لکھنے اور اس طرح عامۃ المسلمین کو ورغلانے میں پیش پیش ہے۔ چنانچہ ماہ مئی کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مختلف اعتراضات اور الزام تراشیوں پر مشتمل ایک مضمون لکھا تھا۔ اس کے بعد رابطہ عالم الاسلامی کے ریزولیشن نے اس کے لئے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔ چنانچہ ماہ جون کے رسالہ جماعۃ الاسلام میں مذکورہ ریزولیشن کا ترجمہ کر کے تامل بولنے والے مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف اکسانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اس مضمون کے اشتہارات شائع کر کے میلاپالیم اور مضافات میں وسیع پیمانے پر تقسیم کئے گئے۔

اسی مخالفانہ ماحول میں ہم وہاں پہنچے۔ جلسہ کے متعلق شہر کے مختلف مقامات پر بڑے بڑے تختے آویزاں کئے گئے تھے۔ ان اشتہارات میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ جلسہ میں جماعۃ العلماء کے تمام اعتراضات کا جواب دیا جائے گا۔

جلسہ عام

حسب پروگرام مورخہ ۸ر جون بعد نماز عشاء یہاں کے بازار میدان میں جو مذکورہ جلسوں کے لئے مخصوص ہے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر میراں شاہ صاحب [illegible] کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ خاکسار کی [illegible] اور [illegible] صداقت احمدیت کی [illegible]

نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

سب سے پہلے عزیزم بشیر الدین صاحب نے، اس کے بعد عزیزم نثار احمد اور عزیزم ناصر احمد نے علی الترتیب سابقہ کتب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں، آخری زمانہ کے متعلق اسلام کی پیش خبریاں اور حضرت بانی اسلام کے ذریعہ قائم شدہ عظیم انسانی روحانی انقلاب کے بارے میں نہایت بے خوف و خطر اور بے دھڑک ہو کر تقریریں کیں۔ بارہ سال سے کم عمر کے ان تینوں عزیزوں کی دلچسپ تقاریر سننے کے لئے چاروں طرف سے ہجوم امڈ آیا اور ان ننھے ننھے بچوں کی تقاریر نے سب لوگوں کو حیران و ششدر کر دیا۔

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ بالکل مخالفانہ ماحول میں یہ جلسہ ہو رہا تھا۔ ہمیں بجلی کا کنکشن دینے سے جلسہ گاہ کے قریب کے تمام دکانداروں کو منع کیا گیا تھا۔ آخر میں جلسہ گاہ سے دور رہنے والے ایک ہندو دکاندار نے ہمیں بجلی دی۔ لیکن جلسہ شروع ہونے سے چند منٹ قبل کسی نے کرنٹ کو منقطع کر دیا۔ جس سے عارضی طور پر کچھ پریشانی ہوئی۔ آخر میں پولیس کی مداخلت سے انتظام ٹھیک ہوا۔ اس مخالفانہ ماحول میں جلسہ ہونے کے باوجود جونہی ہمارے بچوں نے بولنے کے بعد دیگرے تقریریں شروع کیں چاروں طرف سے لوگ آ آ کر جمع ہونے لگے۔ تقاریر کے دوران ہر طرف سے آفرین کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ جونہی ایک طالبعلم تقریر ختم کرتا تھا سارا مجمع غیر ارادی طور پر تالیاں بجا کر اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتا۔ آخری تقریر مکرم محی الدین علی صاحب کی تھی۔ آپ نے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔

دوسرا جلسہ عام

دوسرے دن یعنی مورخہ ۹ر جون بروز اتوار مغرب کی نماز کے بعد سے ہی جلسہ گاہ میں لوگ آ آ کر جمع ہونے لگے۔ اس ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۷۴ء کے فرمودہ خطبہ کا تامل ترجمہ جو ٹیپ ریکارڈ کر کے ہم ساتھ لائے تھے سنانے کا انتظام کیا گیا۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ کی تقریر

[illegible] ولولہ انگیز [illegible] حضرت امیر المومنین

ایدہ اللہ تعالیٰ نے آزاد کشمیر اسمبلی کی طرف سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دئے جانے کا ذکر فرمایا تھا چونکہ یہ خطبہ موقع اور محل کے مطابق تھا اس لئے کثیر تعداد میں لوگ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ اس خطبہ میں حضور اقدس نے یہ بھی واضح طور پر فرمایا ہے کہ "ہمیں اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے ہم افریقہ کے ان جنگلوں میں خدا کی توحید کو قائم کرنے اور خدا اور اس کے رسول کے نام کو بلند کرنے کے لئے بے خوف و خطر چلے گئے جہاں آدم خور وحشی بسیرا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ میں کتنی ہی مثالیں ہیں سینکڑوں ہزاروں میں جنہوں نے اسلام کی خاطر قربانی دی تھی کیا تم نے بعض کو سنگسار کیا۔ کیا ان سنگسار ہونے والوں کے مستانہ عشق الٰہی میں کوئی لغزش آئی؟ تم نے اپنی بہیمانہ حرکات سے انہیں تکلیف پہنچائی اور انہوں نے اس موت کو اپنی روحانی لذتوں کے حصول کا ذریعہ بنا لیا۔ خدا تعالیٰ نے ان سے وہ پیار کیا کہ ان پر ظلم کرنے والوں کو دنیا کی قبروں سے ملا کر رکھ دیا۔ ایک کو سنگسار کیا گیا تھا مگر خدا تعالیٰ کے قہری ہاتھ نے ایک لاکھ کو ہلاک کر دیا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے غیر معمولی پیار کا مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں ہمیں اس کی قدرتوں پر مکمل یقین ہے ہم بھلا تم سے ڈریں گے ....

آپ پوچھتے ہیں کہ ان حالات میں ہم کیا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ جس پر تم نے بھروسہ کیا ہے وہ قادر و توانا خدا ہے اس نے تمہاری اسی سالہ زندگی میں کبھی بے وفائی نہیں کی۔ اب بھی بے وفائی نہیں کرے گا کیونکہ وہ سچے وعدوں والا ہے ...... دنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے منشا کو ناکام نہیں کر سکتی۔ خدا نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔ [illegible] خدا [illegible]

[illegible]

کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ساری دنیا پر غالب آئے گا۔ خدا تعالیٰ نے اس پیار کے جلوے جس طرح ہم دیکھتے ہیں اسی طرح دنیا کے تمام ممالک اور اقوام بھی دیکھیں گی۔ خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے یہ تو ضرور پورا ہوگا البتہ جماعت احمدیہ کو قربانیاں دینی پڑیں گی۔ بعض افراد کو شاید جان کی قربانی دینی پڑے۔ بعض کو مال کی قربانی دینی پڑے یہ ضرور ہوگا لیکن یہ مقصد کہ جس کے لئے جماعت کو پیدا کیا گیا ہے اس مقصد میں انشاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی۔"

حضور [illegible] اس طرح پر درد تقریر کا تامل ترجمہ [illegible] لاؤڈ سپیکر کی مدد سے [illegible] توجہ سے سنتا رہا۔

اس کے بعد ہمارا دوسرا جلسہ مکرم ابو بکر صاحب صدر جماعت احمدیہ میلاپالیم کی صدارت میں مکرم ڈاکٹر میراں صاحب کی تلاوت کے بعد شروع ہوا۔ تینوں طلباء کی مختصر تقریروں کے بعد مکرم محی الدین علی صاحب نے بعض اعتراضات کے جواب میں اس کے بعد خاکسار نے تقریر شروع کی۔

خاکسار نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر مختصر روشنی ڈالنے کے بعد رسالہ جماعۃ العلماء کے تمام اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا۔ ان اعتراضات میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب کو عربی نہیں آتی تھی۔ اس لئے وہ مولوی کہلانے کے مستحق بھی نہیں تھے۔ خاکسار نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ ملاں لوگ اپنی عربی دانی کے گھمنڈ میں آج حضرت مرزا صاحب پر یہ اعتراض کرتے ہیں اور کل یہی لوگ اپنی جہالت میں ترقی کرتے ہوئے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دینی مدرسہ یا جامعۃ العلماء (تامل ناڈو) کے سند یافتہ نہ تھے اس لئے آپ مولوی کہلانے کے مستحق نہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

خاکسار نے ان مولویوں کی عربی دانی کا پول کھولنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ مختلف عربی کتابوں اور مخالف علماء کو دئے گئے مختلف مقابلہ کے چیلنجوں کا ذکر کیا۔ ساتھ ہی خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن

کے چند اشعار پڑھ کر ان جیسے اشعار جماعۃ العلماء کے اگلے شمارے میں شائع کرنے کا چیلنج دیا۔

اس کے بعد رابطہ عالم الاسلامی کے ریزولیشن اور اس میں بیان شدہ چھ شقوں کا تفصیلی تجزیہ کرنے کے بعد ان سب کا جواب دیا۔ اور بتایا کہ تلک الایام نداولھا بین الناس کے مطابق تاریخ [illegible] دہرائی [illegible]

[illegible]

[illegible] ملہم [illegible]

بائیکاٹ وغیرہ منصوبے بنانے کے لئے اجلاس بلایا گیا ہے۔ بالکل اسی طرح ابوجہل ابولہب وغیرہ حق وصداقت کے دشمنوں نے آج سے ۱۴۰۰ سال قبل اسی مکہ مکرمہ میں بلکہ کعبۃ اللہ کے اندر بیٹھ کر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے خلاف مختلف منصوبے بنائے تھے۔ اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو شعب ابی طالب میں محصور کرنے اور مقاطعہ کرنے کا فتوےٰ صادر کیا تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح ابوجہل وغیرہم کے اس منصوبہ کا انجام ہُوا تھا اسی طرح ابوالاعلیٰ اور ابوالحسن علی کے تیار کردہ منصوبہ کا بھی انجام ہو گا۔ انشاء اللہ

خاکسار کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ یہ دو روزہ جلسہ نہایت خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہُوا الحمد للہ

جیل میں تبلیغ

حسب پروگرام ۹ر جون بروز اتوار صبح ۱۰ تا ۱۲ بجے مقامی سنٹرل جیل میں تبلیغی پروگرام ہُوا عہدیداران جیل ہمارے منتظر تھے۔ ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں کے Auditorium میں دو نو سو سائع احمدی اسیر ویگر ہندو مسلم اور عیسائیوں کے ساتھ ہمارے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ملاقات اور تعارف کے بعد مکرم محی الدین علی صاحب مکرم ڈاکٹر میران صاحب اور خاکسار نے مختلف تبلیغی و تربیتی موضوعات پر تقریریں کیں اور بعد میں ایک گھنٹہ تک سوال وجوابات کا سلسلہ جاری رہا

اس نہایت مفید اور معلوماتی مجلس کے بعد ٹھیک بارہ بجے ہم سب [illegible] جیل کا [illegible] ادا کر کے باہر آ رہے تھے [illegible] چار پادری صاحبان اندر داخل [illegible] کہ ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک ان کی باری تھی۔ ان پادریوں نے ہم سب سے مصافحہ کیا۔ ان کو [illegible] کا پہلے ہی علم تھا۔

اس بات کا ذکر [illegible] ہوئے رسالہ جامعۃ العلماء نے اس مہینہ کے ایڈیٹوریل میں عامۃ المسلمین کو انتباہ کیا تھا کہ آجکل عیسائیوں اور قادیانیوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کر رکھا ہے۔ وہ اپنے زہریلے لٹریچر سے ہمارے کالجوں اور ہائی سکولوں کے طلباء کو مسموم کر رہے ہیں اور ہسپتال، جیل اور دیگر تعلیمی اداروں میں گھس کر یہ دونوں طبقے تبلیغ کر رہے ہیں خاص کر قادیانی لوگ مسلمانوں کی گلیوں میں آ کر اپنے جلسے کرنے کی جرأت کر رہے ہیں اس لئے مسلم علماء اور لیڈروں کا فرض ہے کہ ان سرگرمیوں کو روکنے کا اقدام کریں۔ !!

اسلام کی تبلیغ سے نا آشنا ان پیٹ کے پجاریوں سے سوائے اس کے اور کیا امید ہو سکتی ہے۔ لیکن زمانہ بدل چکا ہے۔ آجکل کے نوجوان اور علمی طبقے علماء کی بات سے چندان متاثر نہیں ہوتے بلکہ ایسے اشتعال انگیز ہاتوں سے ہارتا باتیں سنتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک

ساتان کلم

میلاپالیم سے فارغ ہو کر ہم دوسرے دن ساتان کلم پہنچے۔ یہاں تین ماہ قبل ہم نے ایک تبلیغی جلسہ کیا تھا۔ اس کے بعد غیر احمدیوں نے یہاں متعدد جلسے کئے۔ ان میں سے ایک جلسہ میں ایک مولوی صاحب نے ہمارے خلاف تقریر کرتے ہوئے یہ دعا کی تھی کہ خدایا ان احمدیوں کو تو تباہ و برباد کر دے اور مجھے اتنی عمر دے کہ میں ان کی تباہی دیکھ سکوں

لیکن خدا تعالیٰ نے اس دعا کے چند گھنٹوں کے بعد ہی اس کو موت دی اور وہ یہ حسرت اپنے ساتھ ہی لے کر اس جہان سے گزر گیا۔ العابرۃ

ہم تینوں مع طلبا مورخہ ۱۰ر جون بعد دوپہر یہاں پہنچے۔ بعد نماز مغرب وعشا مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہُوا جس کو ڈاکٹر میران صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا جس میں موجودہ نازک وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق دعاؤں اور نوافل پر زور دینے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ ایک پُرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔

دوسرے دن بعد نماز مغرب وعشا مسجد احمدیہ کے صحن میں ایک تبلیغی جلسہ ہُوا۔ سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس روح پرور اور ولولہ انگیز خطبہ کا تامل ترجمہ جو ٹیپ ریکارڈ کیا گیا تھا سنایا گیا جس میں حضور اقدس نے احمدیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے سے متعلق شور وغوغا کا ذکر فرمایا تھا بعدہٗ میلاپالیم میں کی گئی خاکسار کی اور سیر بشیر الدین کی تقریریں سنائی گئیں جو ٹیپ ریکارڈ کی گئی تھیں۔

کوڈار

یہاں سے فارغ ہو کر ہم کوڈار پہنچے۔ کوڈار کو یہ خصوصیت حاصل ہے [illegible] ہندوستان کے انتہائی جنوب پر واقع کنیا کماری کے قریب واقع ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کے مطابق کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ جماعت ہندوستان کے بالکل جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ یہاں بعض جماعتی کاموں سے فارغ ہو کر مورخہ ۱۳ر جون کو روانہ ہوئے اور دوسرے دن بخیر و عافیت مدراس پہنچے

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے تامل ناڈو کے ترونلویلی ضلع میں تبلیغی میدان میں ایک نمایاں بیداری نظر آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو احمدیت کی طرف مائل کر رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سارے علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور فرمائے آمین

انتقال پُر ملال

ربوہ سے یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے والد بزرگوار مکرم چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ اوہلہ مہاراں و سابق انسپکٹر بیت المال ۱۱/۱۲ جون کی درمیانی رات حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اپنے آبائی وطن اوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ سے جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۱۳ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و غلام نوازی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو ایک لمبے عرصہ تک بطور انسپکٹر بیت المال سلسلہ احمدیہ کی خدمت سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے علاقہ اوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں پر امیر کے طور پر دس بارہ سال یعنی اپنی زندگی کے آخری وقت تک خدمت کا موقعہ پایا۔ بڑے ہی دیندار۔ ملنسار۔ ہنس مکھ۔ جماعتی مسائل پر عبور رکھنے والے اور تربیتی امور سے خوب واقف تھے۔ جس مجلس میں تشریف فرما ہوتے اپنی جادو بیانی اور حاضر جوابی اور جودت طبع سبب اس مجلس پر چھا جاتے۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش قادیان آپ کے اکلوتے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے انہیں بڑی محنت سے بی اے تک تعلیم دلوائی۔ اور تقسیم ملک کے وقت اپنے بیٹے کے لئے مرکز سلسلہ قادیان میں رہ کر درویشانہ خدمت سرانجام دینے کو ترجیح دی۔ اور ہمیشہ اس پر شرح صدر سے خوشی کا اظہار کیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ پاکستان میں موجودہ نامساعد حالات میں جبکہ احباب جماعت کو جان و مال کا خطرہ درپیش ہے مرحوم کا جنازہ بحفاظت ربوہ پہنچا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش کے لئے یہ صدمہ بڑا بھاری ہے ادارہ بدر اپنے درویش بھائی کے اس صدمہ پر دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں محترم مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

ایڈیٹر بدر

تحریک جدید کا وعدہ حضرت مصلح موعود کا ارشاد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے اور پھر خط وکتابت ہو رہی ہو۔ یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں۔ اخباروں میں اعلان ہو رہے ہوں۔ اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی زندگی، ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری جیبیں کئی خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گی اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے دلوں کو بڑھا دے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

سو ہمارا بار ان جماعت اور احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ جن احباب نے تحریک جدید کا وعدہ کیا ہے وہ ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ سال رواں کے سات ماہ گزر چکے ہیں۔ تعجب ہے کہ بعض جماعتوں نے اپنے وعدے ابھی تک نہیں بھجوائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے اور آپ کے اموال و نفوس میں برکت عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

احمدیوں پر بڑھتے مظالم کے خلاف

ہندوستانی دانشوروں کی آواز

جو ہر طرف سے اُبھر رہی ہے

۱۔ معاصر روزنامہ "سیاست" حیدرآباد (آندھرا پردیش) رقمطراز ہے:۔

پاکستان میں مخالف احمدیہ مہم

پاکستان میں احمدیہ، سنی اختلافات کشیدگی اور تصادم خود پاکستان کے استحکام اور جمہوری اقتدار کے لئے زبردست خطرہ بن گئے ہیں۔ سوویٹ یونین کے مشہور اخبار پراودا نے پاکستان کے اس داخلی مسئلہ پر اپنے اداریہ میں تبصرہ کرتے ہوئے بتلایا تھا کہ پاکستان میں کٹر مذہبی جماعتیں، جو موجودہ کشیدگی کی ذمہ دار ہیں، وہ یہ چاہتی ہیں کہ وہاں جمہوری اقتدار مستحکم نہ ہوں، مذہبی گروپ کا اثر حاوی رہے۔ اور حکومت ان کے وزن اور اثر کو محسوس کرے اور اہمیت دے، اس مسئلہ پر مسٹر بھٹو نے گذشتہ ہفتہ جب قوم کے نام ریڈیو سے اچانک ایک گھنٹہ سے زائد تقریر کی تو برہم انداز میں یہ بھی کہا تھا کہ اگر عوام انہیں پسند نہیں کرتے تو وہ سبکدوش ہونے بھی تیار ہیں۔ انہوں نے امن وضبط کی اپیل کی لیکن اس کے باوجود گذشتہ جمعہ کو احمدیہ طبقہ کے خلاف احتجاج کی اپیل پر کامیاب و مکمل ہڑتال کی گئی۔

پاکستان میں موجودہ احمدیہ، سُنی کشیدگی اور تصادم اب صرف اس ملک کے داخلی انتشار کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ اس سانحہ پر عام تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔ چونکہ احمدیہ طبقہ کے افراد کی زندگی اور ان کی مال و جان کو جو نقصان پہونچایا گیا ہے اس پر عالمی عدالت کے ایک اہم اور شہرۂ آفاق جج سر محمد ظفر اللہ خان نے بھی اظہار تشویش کرتے ہوئے بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی سے حالات کا معائنہ و مصیبت زدگان کی امداد کی اپیل کی تھی۔ جس شخص نے اقوام متحدہ میں اور اور عالمی عدالت جیسے ادارہ میں اپنے ملک پاکستان کی کئی سال تک نمائندگی کی ہو اور جسے بانیٔ پاکستان قائداعظم حضرت محمد علی جناح کا اعتماد حاصل رہا ہو اُسے اپنے ملک کے اندرونی نظم وضبط پر بین الاقوامی ریڈ کراس سے اعانت کی اپیل یہی ظاہر کرتی ہے کہ احمدیہ، سُنی کشیدگی سے پاکستان کو غیر معمولی نقصان پہونچ چکا ہے۔ اور یہ فسادات اپنے محرکات و اسباب کے باعث پاکستان میں مذہبی کٹرپن کے احیاء کا ثبوت ہیں۔

۲۲ مئی کو ربوہ کے ایک معمولی ریلوے سٹیشن پر نشتر کالج کے طلباء اور احمدیہ طبقہ کے بعض افراد کے مابین تلخ کلامی ایسے واقعہ کی بنیاد تو نہیں ہونی چاہئے تھی کہ تین ہفتوں سے یہ مسئلہ پاکستان کا تشویشناک مسئلہ بن جائے اور پاکستان کے علماء اور وہاں کی اپوزیشن جماعتیں فرقہ احمدیہ کو غیر اسلامی جماعت قرار دینے اور تمام اعلیٰ سرکاری عہدوں سے احمدیہ طبقہ کے ارکان کو علیحدہ کرنے کا مطالبہ کریں۔ ریلوے اسٹیشن کے ایک معمولی واقعہ پر علماء اور اپوزیشن پارٹیوں کا تو یہ فرض تھا کہ وہ اس کی مذمت کرتیں اور قانون کو ہاتھ میں نہ لینے کا عوام کو مشورہ دیتیں لیکن اس کے بجائے علماء اور اپوزیشن دونوں نے حکومت کو الٹی میٹم دیا کہ وہ اُن کے مطالبہ کو فوری تسلیم کرے۔ ورنہ عواقب و نتائج کی وہ ذمہ دار رہے گی۔ اس مسئلہ پر پاکستان کی پارلیمنٹ میں بھی بحث ہو چکی ہے لیکن پارلیمنٹ نے بھی حکومت اور عوام کی کوئی مؤثر رہنمائی نہیں کی۔ حالانکہ حکومت اور پارلیمنٹ جانتی ہے کہ پاکستان میں فوجی حکومت کے قیام کی ایک وجہ یہی احمدیہ، سُنی فسادات تھے۔ سنہ ۱۹۵۳ء میں بھی پاکستان دونوں طبقات کے بدترین تصادم سے گذر چکا ہے۔ لیکن ایوب خان نے اپنے اقتدار کے زمانے میں اس مسئلہ کو اُبھرنے نہیں دیا۔ مگر اب یہ مسئلہ دوبارہ بڑی شدت اور انتہا پسندی سے سامنے آیا ہے۔ مسٹر بھٹو بھی بہتر جانتے ہوں گے کہ اپوزیشن پارٹیاں اور مذہبی جماعتیں اس طوفان کے بعد کیا سیاسی عزائم رکھتی ہیں۔ مکہ معظمہ میں مؤتمر اسلامی کانفرنس میں بعض گوشوں نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا اور فرقہ احمدیہ کو غیر اسلامی قرار دینے کی آواز اٹھی تھی۔ اب یہ مسئلہ خود پاکستان میں اٹھا ہے۔ احمدیہ صرف پاکستان میں نہیں ہیں یہ دُنیا کے مختلف ملکوں میں آباد ہیں۔ اور خود وزیر اعظم پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی نیشنل اسمبلی میں کہا تھا کہ جہاں تک ختم نبوت کا سوال ہے ان میں کوئی اختلافی اُمور نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے عوام سے نظم وضبط کی اپیل کی تھی۔ لیکن اس کا فوری کوئی مؤثر نتیجہ بر آمد نہیں ہوا۔ اور وہاں احمدیہ طبقہ کے افراد کی زندگی اور ان کی جائیداد کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی صدائے بازگشت مختلف ملکوں کے اخبارات میں پڑھی جارہی ہے۔ حکومت پاکستان اور بالخصوص وزیر اعظم مسٹر بھٹو کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کشیدگی کی تفصیلی وجوہات اور مذہبی جماعتوں کے مطالبہ کے پس منظر کو سمجھیں چونکہ ایک طرف تو یہ مطالبہ خود اسلامی مملکت پاکستان کے بنیادی تصور کے خلاف ہے تو دُوسری طرف علماء کے اس انتہا پسندانہ مطالبہ سے حکومت کو جمہوری کردار اختیار کرنے میں ہمیشہ مشکلات پیش آئیں گی۔ پاکستان میں کٹر مذہبی جماعتوں نے ہی مسٹر بھٹو کو مجبور کیا تھا کہ وہ بنگلہ دیش تسلیم نہ کریں۔ اگر پاکستان میں اسلامی صدور مملکت کی عالمی کانفرنس منعقد نہ ہوتی تو شاید بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے میں پاکستان مزید تاخیر نہ کرتا۔ یہی مذہبی کٹر جماعتیں اب احمدیہ طبقہ کو غیر اسلامی قرار دینے کے مطالبہ میں پیش پیش ہیں۔ اور سرکاری عہدوں سے ان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ مسٹر بھٹو اس مطالبہ کی نزاکت کو سمجھتے ہیں مگر انہیں ان کا رات مقابلہ کرنا چاہیئے۔ چونکہ ماضی میں ایسی کشیدگی کے مضمرات سے وہ واقف ہیں اور ان سرگرمیوں سے پاکستان کو موجودہ داخلی و خارجی نقصان پہونچ چکا ہے، وہ اسے خوب جانتے ہیں اگر وہ ایسا نہ کریں اور ہمسایہ ملکوں پر شبہ کریں تو وہ اس سے صرف اپنی داخلی مشکلات کو روکنے عوام کی توجہ کا رُخ موڑنا چاہتے ہیں۔ اور مسائل کی نبض پر ہاتھ رکھنا نہیں چاہیئے۔ مسٹر بھٹو نے پاکستان کے لئے دستور بنایا، عوام کی منتخبہ حکومت بنائی۔ پاکستان کے نازک ترین دور میں مشکل ترین مسائل کا مقابلہ کیا مگر اب یہ نئی کشیدگی، ملک میں جمہوری قوتوں کی کمزوری اور رجعت پسندی کے اُبھار کا نتیجہ ہے۔ اِس خرابی کا حل مسٹر بھٹو اگر تلاش کریں تو یقیناً وہ نہ صرف موجودہ کشیدگی کی بنیادی وجوہات کا انسداد کر سکیں گے بلکہ ملک میں سیاسی، جمہوری جماعتوں اور اقدار کے استحکام سے پاکستان کو بھی مستحکم بنائیں گے۔ احمدیہ، سُنی کشیدگی اپنے پیچھے ہی بہت بڑا سوال مسٹر بھٹو کے سامنے پیش کر رہی ہے۔"

(روزنامہ "سیاست" حیدرآباد مورخہ ۱۹؍جون ۱۹۷۴ء)

(۲)

معاصر ہفتہ وار "آزاد ایشیا" گیا (بہار) لکھتا ہے:۔

کافرگری کا ڈرامہ

پاکستان کے صدر مسٹر بھٹو جب سے صدر ہوئے ہیں ان کو الجھنوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا نہیں مل رہا ہے۔

(آگے مسلسل صفحہ پر ←)

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔
آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲
Azud Trading Corporation,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.
Phone No. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹوونگس
AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY MADRAS
600004.
PHONE NO. 76360.

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں
کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں!!
پتہ نوٹ فرمالیں:۔
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین کلکتہ ۱
AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE
CALCUTTA-1
فون نمبرز
دکان:۔ ۲۳-۱۶۵۲
۲۳-۵۲۲۲
مکان:۔ ۳۴-۰۴۵۱
تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

احمدیوں کا مذہب "اسلام" ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت اُن کے عقیدے کا جزوِ لازم ہے اِس لئے کوئی طاقت اُنہیں دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کر سکتی۔ مذہب اور عقیدہ ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ دُوسرے کے مذہب اور عقیدے کا فتویٰ دے یا فیصلہ کرے ــــ!!

ایک مسئلہ کو حل کرتے ہیں تو دوسرا پیدا ہوتا ہے اس کو حل کرتے ہیں تو تیسرا پیدا ہوتا ہے ـــــ صدر بننے کے بعد ان کو پاکستان کے استحکام کی فکر ہوئی اس کے لئے انہوں نے دوسرے ملکوں کا دورہ کیا۔ شملہ کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اور لاہور میں عالم اسلام کی ایک تاریخی کانفرنس منعقد کی۔ پھر اپنے فوجی قیدیوں کو ہندوستان سے پاکستان واپس لے گئے۔ یہ ایسا اہم کام تھا جس سے اُمید تھی کہ ان کے مُلک کے عوام اب اُن سے ہر قدم پر تعاون کریں گے۔ مگر افسوس کہ ان کو وقتی واہ واہ کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا۔ پھر بنگلہ دیش کو تسلیم کرنا اور اپنے معاملات کو اس سے سُلجھانا تھا۔ اس میں بھی ان کو بڑی حد تک کامیابی ہوئی۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ملک میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو اب پاکستان کے وجود کو ہی باقی رکھنا نہیں چاہتے۔ شاید اسی لئے بڑے بڑے سیاسی کارناموں کے بعد اب پاکستان میں احمدیہ فرقہ کو غیر مسلم قرار دینے کا شرمناک ڈرامہ کھیلا جارہا ہے۔ اور لوٹ مار۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوگیا ہے۔ بیچارے ۱۵ لاکھ کے احمدی فرقہ پر آسمان و زمین کی بلائیں نازل کی جارہی ہیں۔ ان کے منہ سے روٹی چھیننے اور ان کی دولت کو لوٹنے کی بے شرمی کے ساتھ کوشش کی جارہی ہے۔ مسجدوں کو بھی نذرِ آتش کرتے خدا کا خوف نہیں ہوتا۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ ہنگامہ احمدیہ فرقہ کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستانی نژاد افراد کے ساتھ ہے۔ غالباً پاکستانی اب پاکستان میں صرف پاکستان نژاد افراد کو رکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ابھی احمدیہ فرقہ کے لوگ جو سراسر ہندوستان نژاد ہیں ظلم وستم کا نشانہ بنائے جارہے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے ہندوستانیوں پر ہاتھ صاف کیا جائے گا۔ ان کے خلاف بھی کوئی نہ کوئی جُرم گھڑ کر تیرِ ستم کا نشانہ بنایا جائے گا۔

یہ ہنگامہ صاف بتارہا ہے کہ پاکستان جس جذباتی بنیاد پر قائم ہوا تھا اب وہ ختم ہوچکا ہے۔ اب اسلامی اور ملّی جذبہ کو پاکستانیوں نے دفن کر دیا ہے۔ اب وہاں کوئی مسلمان نہیں ہے۔ کوئی پاکستانی نہیں ہے۔ بلکہ کوئی بنگالی ہے۔ کوئی پنجابی ہے۔ کوئی سندھی۔ کوئی سرحدی۔ کوئی بلوچ اور کوئی ہندوستانی۔ اِسی طرح کوئی سُنّی۔ کوئی شیعہ۔ کوئی احمدی۔ کوئی اہلحدیث۔ کوئی اہلِ قرآن۔ مگر پاکستان میں اب کوئی مسلمان نہیں ہے۔

اگر بھٹو صاحب نے اس فتنہ کو کچلنے میں کمزوری دکھائی تو مستقبلِ قریب میں شیعہ سُنّی جھگڑے بھی ضرور ہوں گے۔ اور اس کے بعد نئے سندھی اور پُرانے سندھی کا بھی نعرہ لگایا جائے گا۔ اس طرح بھٹو صاحب کی ساری سیاسی کامرانیاں خاک میں مل جائیں گی۔ اور بالآخر ان کا ملک اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکے گا۔

ہمیں افسوس ہے کہ پاکستان بننے کے وقت پاکستانیوں نے کیسے کیسے فریب دے کر ہمارے بڑے بڑے سیاست دانوں۔ سائنس دانوں۔ تجربہ کار افسروں اور تاجروں کو ورغلا کر پاکستان لے لیا۔ اور اپنے اجڈ گنوار لوگوں کو انسان بنانے کا ان سے کام لیا۔ اور جب اُن فریب خوردہ لوگوں نے اپنا فرض سرانجام دے کر پاکستان کو ایک اونچا مقام دلایا۔ یو۔ این۔ او میں چودھری ظفر اللہ خان نے ۹۰-۹۰ منٹ تک تقریر کرکے پاکستان کی عزت میں چار چاند لگائے۔ سید سلیمان ندوی نے اپنی علمی شہرت کو پاکستان منتقل کیا۔ ابراہیم جنہ گیر۔ اصفہانی اور دوسرے لوگوں نے اپنی سیاست اور دولت سے پاکستان کو مالامال کیا تو اب ان ہندوستانیوں کو قتل کیا جارہا ہے۔ ہائے کیسے کیسے جوہر قابل کو پاکستان نے ہم سے چھینا۔ اور آج ان کو کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ رہے ہیں ـــــ

یہ احمدی اور غیر احمدی کا جھگڑا تو محض ایک بہانہ ہے۔ ورنہ اصل مقصد ان کا پاکستانی اور غیر پاکستانی کا سوال پیدا کرکے غیر پاکستانیوں کو ملک بدر کرنا ہے۔

[illegible] کو محسوس کرکے ۱۹۵۳ء میں قدیر لکھنوی نے کراچی ریڈیو پر یہ شعر پڑھا تھا ؎

کچھ سوچ نہ کچھ سمجھا پرائے گھر پہ کیا حق ہے
وطن کو چھوڑ کر اور بن کے دیوانے چلے آئے

[illegible] بھٹو صاحب [illegible] دور میں) اس فتنے کا سر نہیں کچلا گیا تو بہت ممکن ہے کہ پاکستان میں بھی کوئی مصطفےٰ کمال پیدا ہو [illegible] کے علماء کی طرح پاکستانی علماء اور مذہبی لوگوں کا قتلِ عام کرکے پاکستان [illegible] اور پاکستان کا وجود برقرار رکھے۔

[illegible] آپ پاکستانی علماء تک پہنچ سکے تو ہم عرض کریں گے کہ خدارا اپنے مذہب سے لوگوں کو نفرت دلایئے اور مذہبی لوگوں کو فتنہ پرور مت بنایئے۔ آپ کی تحریک سے صرف احمدی فرقہ ہی کو نہیں اسلام کو بھی ضرر پہنچے گا اور مذہب کو بھی۔ اور ؎

تو برائے وصل کردن آمدی
یا برائے فصل کردن آمدی

مرزا غلام احمد صاحب کا عقیدہ جو بھی رہا ہو۔ مگر ان کی تصنیف یسّرنا القرآن آج قرآن پڑھنے میں بڑی معاون ہے۔ اس کی بدولت بچے بہت جلد اور آسانی سے قرآن پڑھنے لگتے ہیں۔ اگر احمدی فرقہ غیر مسلم قرار دیا جائے تو کیا اب یسّرنا القرآن کا پڑھنا ترک کر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ اس کے موجد اور مصنف مرزا صاحب ہیں ؟

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا ؟

(ہفتہ وار "آزاد ایشیا" گیا (بہار) مورخہ ۴ رجون ۱۹۷۴ء)

(۳)

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلباء کی طرف سے ہنگامہ

"ربوہ ۲۹ رمئی۔ نشتر کالج کے طلباء کے ایک گروپ نے ۲۲ رمئی کو ملتان سے چناب ایکسپریس کے ذریعہ تفریحی دورہ پر جاتے وقت گزرتے ہوئے مقامی (ربوہ) اسٹیشن پر اخلاق سوز حرکات کیں۔ سٹیشن پر موجود خواتین پر فحش آوازے کسے۔ یہ طلباء گاڑی کی روانگی پر یہ دھمکی دے کر گئے کہ واپسی پر سبق سکھائیں گے۔ آج جب یہ واپس آئے تو گاڑی کے ربوہ کی حدود میں داخل ہوتے ہی نعرہ بازی اور گالی گلوچ کے ساتھ پچھلے اسٹیشنوں سے گاڑی میں جمع کئے گئے پتھروں سے پتھراؤ شروع کر دیا۔ گاڑی کے ریلوے پلیٹ فارم پر رُکنے کے بعد انہوں نے وہاں موجود افراد پر ہاکیوں اور دُوسرے ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ تصادم سے دونوں طرف سے دس افراد زخمی ہوئے۔ تاہم کوئی شخص شدید زخمی نہیں ہوا۔ ریلوے حکام، ریلوے پولیس اور مقامی معززین کی کوششوں سے صورتِ حال پر قابو پا لیا گیا۔ اس واقعہ کے باعث چناب ایکسپریس تین گھنٹے لیٹ ہوگئی"۔

(روزنامہ "مساوات" لاہور مورخہ ۳۰ رمئی ۱۹۷۴ء)

(۴)

مدراس کے اخبار "THE MAIL" میں ایک غیر مسلم دوست کا حقیقت پسندانہ مکتوب شائع ہوا ہے جو درج ذیل ہے:-

("MUSLIM MEET")

"جناب! اس بات سے واقعی صدمہ ہوا کہ کالیکٹ میں منعقدہ اسلامی کنونشن نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ قادیانیوں سے "کافروں" کی طرح یا اس سے بھی بُرا سلوک کیا جائے۔ اِس نوعیت کی دُشمنی پر حیرت ہے! یہ کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ باہر کی دُنیا کے لئے تو قادیانی اچھے مسلمان ہیں جو رسولِ پاکؐ کی تعلیم پر عمل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ برخلاف بہت سے غیر قادیانیوں کے، جو نبیؐ پاکؐ کا نام تو بڑی گرمجوشی سے لیتے ہیں۔ مگر آپ کی تعلیم کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے وقت کا اہم ترین تقاضا یہی ہے کہ وہ غیر ضروری باتوں میں نہ پڑیں۔ بلکہ اسلامی نمونہ کے مطابق زندگی گزاریں۔

ہندوستان کے غیر قادیانی مسلمانوں کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ ہم ایک جمہوری دَور میں رہ رہے ہیں۔ اور اس میں کسی مختلف الرائے کو شکار بنانے کی کوئی کوشش نہیں ہونی چاہیئے۔ کیا کنونشن کے کنوینرز اس بات پر ذرہ سا بھی غور کریں گے؟ اگر نہیں تو کیا مُسلم سوسائیٹی کے معززین ان کی رہنمائی کرنے کو تیار ہوں گے؟"

اے۔ ایم۔ سمپت

مدراس۔ ۱۷ رجون۔

(اخبار "دی میل" مدراس

مورخہ ۱۸ رجون ۱۹۷۴ء)

ترسیلِ زر اور دیگر انتظامی اُمور کے بارے میں مینیجر بدر سے خط وکتابت کیجئے۔ اور اس سلسلہ میں اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے ــ البتہ مضامین سے متعلق خط وکتابت ایڈیٹر بدر سے کیجئے

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان